بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الشُّعَرَاء تَلامِیذ الرَّحمٰن

منتخب کلام اُردو، فارسی، عربی

الموسوم بہ

خمّار

از

عارف باللہ حضرت الحاج قاری سید شاہ محمود عالم حسینی سالک القادری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: جانشین پیر سالک حضرت الحاج سید شاہ مقصود عالم حسینی مرشدی صاحب قبلہ

سجادہ نشین بارگاہ امان اللہ حسینی وحضرت الحاج سید شاہ مظہر عالم حسینی صاحب قبلہ نبیرۂ پیر سالکؒ

ترتیب جدید

عطائے پیر سالک حافظ شیخ محمود شاہ عالم سالک القادری اطہرؔ

کامل الفقہ جامعہ نظامیہ ومہتمم جامعۃ الحرمین للبنات

ناشر

جامعۃ الحرمین للبنات، بی بی کا چشمہ وٹے پلی، حیدرآباد۔

فون: 9030334741

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

تفصیلات کتاب

نام کتاب	:	خمّار
مصنف	:	عارف باللہ حضرت الحاج قاری سید شاہ محمود عالم حسینی سالک القادری رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی	:	جانشین پیر سالک حضرت الحاج سید شاہ مقصود عالم حسینی مرشدی صاحب قبلہ
زیر نگرانی	:	حضرت الحاج سید شاہ مظہر عالم حسینی صاحب قبلہ نبیرۂ پیر سالکؒ
ترتیب	:	عطائے پیر سالک حافظ شیخ محمود شاہ عالم سالک القادری اطہرؔ
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	Rs.100/-
سن اشاعت	:	فروری 2018ء
کمپیوٹر کمپوزنگ	:	الامین گرافکس۔ محمد وقار الدین 9848553197
طباعت	:	انوار گرافکس۔ 9390045494

ملنے کے پتے

۱) خانقاہ حضرت عارف الحق بہلول قلعہ نظام آباد۔ فون:9866958241

۲) خانقاہ حضرت شریف الحق، بی بی کا چشمہ۔ فون:9247868348,9247816888

۳) جامعۃ الحرمین للبنات، بی بی کا چشمہ، وٹے پلی۔ فون:9030334741

۴) جامعہ اہل سنت الحرمین الشریفین، اپی ریڈی نگر، فلک نما۔ فون:9247799123

فہرست

عرض مرتب	۵
یا رُسول اللہ	۷
نُور ہی نور کا اُجالا ہے	۸
نور قرآنِ مُبیں ہو یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	۹
اُٹھو اُٹھو کہ پیام بہار لایا ہوں	۱۰
کرم کے پھول برساتے ہوئے شاہِ اُمم آئے	۱۱
نبی کا ہاتھ کیا دستِ خدا ہے	۱۲
دیدۂ ابر کرم دیدۂ گریاں ہو کر	۱۳
فخر آدم ہے تری ذات مدینے کے مُقیم	۱۴
جب ان کی نظر ہو جاتی ہے	۱۵
رُخِ زیبا تجلّی ہے ہماری چشم حیراں کا	۱۶
سَاقی	۱۷
انسان کو گلدستۂ عرفاں بنا دیا	۱۸
عظمتِ کعبہ اپنے گھر آئی	۱۹
یہ صفاتِ عالیہ کا مظہر کامل کہاں	۲۰
کامیابی اس کی ہے جو حاضری میں آ گئے	۲۱
رہ گئی آج خامہ فرسائی	۲۲
وہ آ رہے ہیں تو برپا نیا نظام کرو	۲۳
جو حق نما ہے بڑی جستجو سے ملتا ہے	۲۴
بات زخموں کی نہیں زخم تو بھر جاتے ہیں	۲۵
نظام میکدہ ساقی ترا سجا تا ہوں	۲۶
حیاتِ دائمی جن کیلئے منظور داور ہے	۲۷
رنگ بدلا ہے اشک لرزاں کا	۲۸
سفینہ موج سے جب ہمکنار ہوتا ہے	۲۹
دردِ دل دردِ سر نہیں ہوتا	۳۰

جلوہ ترا ہر شام وسحر دیکھ رہا ہوں	۳۱
اولیاء اللہ	۳۲
حضرت غوث کا آستاں دوستو	۳۳
معرفت کی ضیاء غریب نوازؒ	۳۴
کاروانِ خواجہؒ	۳۵
منقبت	۳۶
گُلہائے عقیدت	۳۷
منقبت جہانگیر پیراں	۳۸
قدم اُٹھاؤ تو فتح وظفر کی بات کرو	۳۹
مادرانہ تری شفّقت ماممتاترِی کہاں	۴۰
کچھ اشعار	۴۱
گشت ظاہر زور بازوئے کمان مصطفیٰ	۴۲
بودے چہ بودے	۴۳
نورِ یزداں نم توئی	۴۵
محمدؐ شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم	۴۷
دست بستہ ایستادہ بر در خضر اکنم	۴۹
بناء کن فکان جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	۵۲
کعبۂ دِل آستانئ دیگراست	۵۳
بفقرِ حیدر کرار مستم	۵۵
درمزارے بنظر می آید	۵۷
حسنِ تو لایزال میگویند	۶۰
کچھ اشعار	۶۲
محی الدین سلطان الرجال	۶۳
عربی منقبت درشان حضرت امان اللہ حسینیؒ	۶۴
سلام	۶۶
ساغر بقاء	۶۷
منقبت درشان حضرت محمود عالم حسینی سالکؒ	۶۸

***

عرض مرتب

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء
والمرسلین والہ وصحبہ اجمعین۔ امابعد !

زیرنظر کتاب ’’خمّار‘‘ جو عارف باللہ عاشق رسول اللہ قاریٔ کلام اللہ حضرت الحاج سید شاہ محمود عالم حسینی سالک القادری رحمۃ اللہ علیہ کے عربی، اُردو، فارسی کلاموں کا مجموعہ ہے۔ بتوفیق ایزدی وصدقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ تقریباً ۳۸ سال بعد اس کتاب کو منظر عام پر لانے کا شرف حاصل کررہے ہیں۔ موجودہ ایڈیشن میں فارسی اورعربی کلام کا ترجمہ بھی پیش کرنے کی ہم نے کوشش کی ہے۔ اگرکسی جگہ طباعت کی یا پروف ریڈنگ کی وجہ سے کوئی غلطی رہ جائے تو اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ مطلع فرمائے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا لحاظ رکھا جائے۔ چونکہ انسان سے بھول چوک ہوسکتی ہے۔ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ بہت ہی قلیل مدت میں کتاب کوطباعت کے مختلف مراحل سے گزارا گیا تاکہ سالانہ عرس شریف میں اس کتاب کی رسم اجراء ہوسکے۔ ہمیں یقین ہے کہ حضرت ممدوح کا یہ عارفانہ کلام سالکین راہِ طریقت کے مشام جان ومشام ایمان کو معطر کرے گا۔ میں جانشین پیر سالک حضرت مقصود عالم حسینی صاحب دامت برکاتہم سجادہ بارگاہ امان اللہ حسینی کا بے حد ممنون ہوں کہ حضرت نے ترتیب وطباعت کی اجازت دے کر احقر پر احسان فرمایا۔ نبیرۂ پیر سالک حضرت مظہر عالم حسینی کا بھی ممنون ہوں کہ جنھوں نے اس کام کیلئے ہمت افزائی فرمائی۔ بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں حافظ وقاری مولوی حسان احمد صاحب کاشکریہ ادا نہ کروں کیوں کہ اگر قاری صاحب ساتھ نہ ہوتے تو

سال حال اس کتاب کا منصّہ شہود پر آنا محال تھا۔ میں حافظ و قاری حسان احمد قادری اور آپ کے والد گرامی قاری عشرہ قاری انیس احمد شرفی قادری صاحب کا شکر گزار ہوں کہ جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب میں تعاون فرمایا۔ بارگاہ خداوندی میں دعا ہے کہ مولیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے اور حضرت سالک القادری کے فیضان باطنی سے ہمیں بہرور فرمائے آمین۔ بجاہ طٰہٰ و یٰسین۔

العارض

گدائے بینوا: الحافظ **شیخ محمود شاہ عالم** سالک القادری اطہر

(کامل الفقہ جامعہ نظامیہ)

ابن صوفی **شیخ محمد شریف الحق** قادری خلیفہ سالک سرکارؒ

یا رُسول اللہ

نظر میں کھنچ گیا نقشہ تمہارا یا رسول اللہ
ہوا ہے اوج پر اپنا ستارا یا رسول اللہ

دلِ وحشی نے وحشت میں گذارا یا رسول اللہ
کفش بردار بھی ہے غم کا مارا یا رسول اللہ

میں کہہ سکتا نہیں کمزور ہوں کفرانِ نعمت ہے
میرے ہاتھوں میں ہے دامن تمہارا یا رسول اللہ

مُقدّر ہے تیرا ائے سرزمینِ یثرب و بطحیٰ
نزول نُور قرآں آشکارا یا رسول اللہ

سِمٹ کر آ گئی کونین کی عظمت مدینہ میں
وفور عشق میں جس دم پُکارا یا رسول اللہ

یہ سالکؔ بحرِ غم میں مضطرب سا موج آسا ہے
سہارا دو کنارہ ، دو کنارہ یا رسول اللہ

قطعہ

پیرِ میخانہ عشقِ شہہ بطحیٰ کی قسم
نذر کرتا ہوں دِلِ زار کو بادیدۂ نم

نظر و رحم و کرم ہو نظر و رحم کر
ہے متاعِ ابدی اصل میں یک بادۂ غم

***

نُور ہی نور کا اُجالا ہے

مرتبہ سب میں جن کا اعلیٰ ہے اپنا آقا وہ کملی والا ہے
سنگِ در دیکھنے میں کالا ہے صبح اُمید کا اُجالا ہے
چاند اپنا مدینہ والا ہے نُور ہی نُور کا اُجالا ہے
مہر و مہ پر کمند ڈالا ہے آپ کا نام لینے والا ہے

خانقاہی نظام میں پھر سے
سنجری دور آنے والا ہے

حرف بے صوت علم سینہ ہے درس میں صرف قال قالا ہے
کان خاموش سن رہے ہیں صدا آنکھ بند اور لب پہ تالا ہے
آمد و شد نفس کی کہتی ہے آنے والا ہی جانے والا ہے

قادر و چشت نائبانِ رسول
ہند کا میکدہ سنبھالا ہے

بالِ جبرئیل یہ خلیفۂ حق اور آگے کو جانے والا ہے
جنگِ ہفتاد و ملت جاری بچ سکے جو کسی کا پالا ہے
ائے بہار چمنستان وطن چشت کیا ہے بہشت والا ہے

ہے سگِ آستانِ عالی جاہ
تیرے سالکؔ کا بول بالا ہے

***

نورِ قرآنِ مُبیں ہو یا محمد مصطفیٰ ﷺ

مہبط رُوح الامیں ہو یا محمد مصطفیٰ
منزل حَبْلُ المتیں ہو یا محمد مصطفیٰ

نازش عرش بریں ہو یا محمد مصطفیٰ
فخر چرخ آبگیں ہو محمد مصطفیٰ
یا محمد یا محمد یا محمد مصطفیٰ
نورِ رب العالمیں ہو یا محمد مصطفیٰ
گنبد خضرا مکیں ہو یا محمد مصطفیٰ
نُورِ قرآنِ مُبیں ہو یا محمد مصطفیٰ
تاج عِلم الاولیں ہو یا محمد مصطفیٰ
اور فخرِ آخریں ہو یا محمد مصطفیٰ

طائر سدرہ کہاں ہیں عرش پر آواز دو
آپ تو رف رف نشیں ہو یا محمد مصطفیٰ

نقطۂ اول ہے پرکار وجود دہر کا
یعنی خشت اولیں ہو یا محمد مصطفیٰ
منظرِ غارِ حرا ۔ صبح مدینہ ہو نصیب
وہ عرب کی سرزمیں ہو یا محمد مصطفیٰ
دامنِ عشق ومحبت ہاتھ میں عاصی کے ہے
نورحق سلطانِ دیں ہو یا محمد مصطفیٰ

عرض گستر آپ کا ہے سالکؔ بے خانماں
آستانے پر جبیں ہو یا محمد مصطفیٰ

***

اُٹھو اُٹھو کہ پیام بہار لایا ہوں

جہاں میں عظمتِ کونین کا صحیفہ ہوں
زہے نصیب غلامِ شہہ مدینہ ہوں

وہ نور بار فضاء میں تجلیوں کا ہجوم
رہین مِنّتِ رنگِ طواف کعبہ ہوں

غُبارِ نقش قدم بھیک دے رہی ہے ابھی
مریضِ چشم ہوں سرمہ بنانے والا ہوں

عطا ہو صدقہ شق قمر میرے آقا
حدیثِ شرح صدر لیکے آنے والا ہوں

تمہاری موجِ کرم کشتیٔ حیات میری
رواں سوادسمندر سے یوں گذرتا ہوں

کلیم عرش خدا آپ ہیں تعالیٰ اللہ
صفِ فعال پہ پائمال ایک ذرّہ ہوں

حیات میں کئی لمحات آئے ایسے بھی
ملائکہ کی صفوں سے گذرنے والا ہوں

یقین ہے مرے سرکار پھر بلائیں گے
حضوراب کے میں سرچل کے آنے والا ہوں

مذاق قیصر و کسریٰ بدل دیا جس نے
اِسی کا نقش قدم سجدگہ بناتا ہوں

اِسی کے نام پہ نام خدا زباں پر ہے
اُسی کے نام سے دنیا نئی بناتا ہوں

رُخ حبیب کا قرآں سُنانے والا ہوں
اُٹھو اُٹھو کہ پیام بہار لایا ہوں

***

کرم کے پھول برساتے ہوئے شاہِ اُمم آئے

عرب کی سرزمین آواز دی نورِ قدم آئے
وہ دیکھو رحمۃ اللعالمین سوئے حرم آئے

شعور بندگی کیا زندگی کا راز سمجھایا
لئے ساغر مئ عرفان کا خیرالامم آئے

وہ یک بُوجہل تھا جو عظمتِ سرکار کا مُنکر
وہ بیتِ آمنہ سے سرور عرب وعجم آئے

یہ شاہد ہیں فلک کے مہر و ماہ سرکار عالم سے
کہ جن کے راستہ میں سینکڑوں تیر وستم آئے

تمہارے آستاں پر جب بھی شاہان عجم آئے
لرزتے کانپتے با چشم گریاں چشم نم آئے

بہار گُلستاں بنکر زمانے کی قسم آئے
کرم کے پھول برساتے ہوئے شاہِ اُمم آئے

حدود اولیاء میں پھر نہ کوئی رنج وغم آئے
مبارک سرزمین ہند پر جن کے قدم آئے

وہ کیا آئے کہ سب پیغمبروں کی عظمتیں آئیں
کہ کعبہ بن گیا قبلہ محمدؐ کے قدم آئے

زبانِ حال سے لبیک کہتا ہے ہراک حاجی
بہت ہی دور سے خدمت میں اے سرکار ہم آئے

بیک جو سالکؔ خستہ خریدا جا نہیں سکتا
میرے جامِ سِفالی کے مقابل جام جم آئے

قطعہ

میکش تجھے خدا کی قسم پی ضرور پی
آداب ہیں بادیدۂ نم پی ضرور پی

یک جرعۂ توبہ سے بدل جائیگی دنیا
گر ظرف ہے تو بادۂ غم پی ضرور پی

***

نبی کا ہاتھ کیا دستِ خدا ہے

محمدؐ تاج دار ھَلْ آتیٰ ہے
محمدؐ وارثِ ارض و سما ہے

محمدؐ پر تو ربُّ العُلیٰ ہے
محمدؐ رازدار کبریا ہے

محمدؐ تاجِ لولاکِ لما ہے
محمدؐ معنیٔ شمس الضحیٰ ہے

محمدؐ مظہر نورِ خدا ہے
محمدؐ مصدرِ کل اصفیا ہے

محمدؐ منبعِ جود عطا ہے
مدارِ اعظم کل اولیاء ہے

محمدؐ سرگروہِ ازکیا ہے
محمدؐ پیشوائے دوسرا ہے

محمدؐ مبتدا و منتہا ہے
محمدؐ شمع نورِ ھدیٰ ہے

محمدؐ زندہ ہیں مُردوں سے کہدوں
خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

محبّت اتباع کا راز ھمدم
حیاتِ ملّت خیرالوریٰ ہے

رَمیتَ ما رَمَیتَ یا محمدؐ
نبی کا ہاتھ کیا دست خدا ہے

تمہارا سایہ نعلین سر پر
میسّر ہے یہی ظلِّ ہُما ہے

میری بیتابیاں آواز دی ہیں
مدینہ والے آقا دیر کیا ہے

زباں پر لآ اِلہٰ جاری ہے سالکؔ
یہ دل پر نقش الا اللہ کا ہے

***

دیدۂ ابر کرم دیدۂ گریاں ہوکر

یا رسولِ عربی جانِ رسولاں ہوکر
نُور گل نورِ چمن رُوحِ گلستاں ہوکر

مرحبا صلِّ علیٰ سیّد ذیشاں ہوکر
آپ آئے بھی تو صد فصلِ بہاراں ہوکر

عبد و معبود کا سر رشتۂ عرفاں ہوکر
ہو شبستانِ ازل مطلع سبحاں ہوکر

کتنی بے نور سی ہے شمع حیاتِ ملّت
الغیاث آیئے جلد آیئے اِحساں ہوکر

جب کوئی ہاتھ لرزتے ہوئے اُٹھ جاتا ہے
مغفرت دوڑتی آتی ہے پریشاں ہوکر

آستانے کی طرف دوڑ رہے ہیں عاصی
پئے دریوزہ گری سائل ایماں ہوکر

ہم سے گر بیر ہے اے گردشِ دوران تجھ کو
جا کسی اور طرف زلف پریشاں ہوکر

میں نکمّا سہی بے علم و عمل لاکھ سہی
آپ انجان رہیں گے شہہ مرداں ہوکر

مشتِ خاک! اور کہاں ساقیٔ کوثر کا مقام
دیکھ لے نور کو وابستۂ داماں ہوکر

کچھ بدلتے ہوئے آثار چمن ہیں ساقی
دیدۂ ابر کرم دیدۂ گریاں ہوکر

کون سالکؔ سگِ دربار رسولِ عربی
ایک گُستاخ رہا جرأت رنداں ہوکر

***

فخرِ آدم ہے تری ذات مدینے کے مُقیم

اے سرا پردۂ تعظیم اُمم بابِ حریم
مطلع نُورِ قدم منبعِ انوارِ حطیم

ایکہ معمورۂ ہستی میں ترا رنگ قدیم
مصدر مشرق اُمید ہے سرکار کریم

ایک مل جائے غریباں ترا فیضان عمیم
چمنستان حوادثِ میں خراماں ہے نسیم

المدد نصرتِ غیبی ترا سالک ہے سقیم
کرچُکا ہے ترے دربار کا ایک عزمِ صمیم

ترا ہر تار ترنّم سے ہے بیت المعمُور
کھل گیا ہے میری قسمت سے درِ ابراھیم

بھر لے دامانِ طلب اپنا فقیر ھندی
دیکھ، اور دیکھ، اٹھا اور اٹھا دستِ کریم

اے غلامِ عجمی اُٹھ کے تیری یاد ہوئی
سر کے بل چل سوئے کعبہ کہ کھلا دارِ نعیم

دیکھ! دیوانہ ترا جانب منزل نکلا
یک کفن پوش اُٹھا اور سنبھالا ہے گلیم

سرزمین عرب اے مولد مَہد سرورؐ
نظم ہستی تری ہستی کا ہے یک باب عظیم

آج بھی عالم افلاک سے آتی ہے صدا
فخر آدم ہے تیری ذات مدینے کے مقیم

اپنی آنکھوں میں وہ انوارِ حرم جذب کرے
ایک ھندی کی تمنّا ہے خداوندِ کریم

شور لبیّک اُٹھا وادی اُلفت کیا ہے
دیکھ انگشت بدنداں نظر آتے ہیں کلیم

دیکھ دیوانہ کوئی جانب منزل نکلا
یک کفن پوش اُٹھا اور سنبھالا ہے گلیم

کیا مُقدر ہے ترا سالکؔ افقر واللہ
تالئ سورۂ یٰسین و نور و حامیم

جب ان کی نظر ہو جاتی ہے

جب چشمِ کرم گاہے ماہے سرکار ادھر ہو جاتی ہے
ہر بات ادھوری سی میری ہمرنگِ ہنر ہو جاتی ہے

شامِ غمِ ہجر عشق نبی اسرارِ سحر ہو جاتی ہے
سمجھا تو ہوں سمجھانے کیلئے کچھ دیر مگر ہو جاتی ہے

انگشتِ مُبارک کی جُنبش صد رشکِ قمر ہو جاتی ہے
بن جاتی ہیں کھوٹی تقدیریں جب ان کی نظر ہو جاتی ہے

جبرئیل سے پوچھے جا کے کوئی کیا رتبۂ سرور عالم ہے
افلاک کی عظمت جھک جھک کر کیوں دست نگر ہو جاتی ہے

جب جنبش مژگاں بڑھتی ہے اور آنکھ بھی تر ہو جاتی ہے
واللیل اِذا یغشیٰ کی خبر مازاغ بصر ہو جاتی ہے

جب زُلفِ غمِ ہجراں کھل کر سرتا بہ کمر ہو جاتی ہے
اُمت کے لئے حبل اللّٰہی آیات اثر ہو جاتی ہے

جرعاتِ غم ہجر والا پی پی کے سویرا ہوتا ہے
دراصل گذرنا مشکل ہے مُشکل سے گذر ہو جاتی ہے

معراج کی وہ نورانی شب تسبیح ملائک کا منظر
سُبحان اللہ سُبحان اللہ یک نُور نظر ہو جاتی ہے

ائے دیدۂ گریانِ سالکؔ یہ بادل غم چھٹ جائیں گے
تصویر تمہاری آنکھوں میں لہرا کے گہُر ہو جاتی ہے

رُخِ زیبا تجلّٰی ہے ہماری چشم حیراں کا

نسیم گُلفشاں ہے ذکر میرے شاہِ خوباں کا
کہ جس کا یک تبسم مسکرانا ہے گلستاں کا

محبت خلق سے مقصود ہے مفہوم قرآں کا
شعور فطرتِ انساں ہے غم عرفان انساں کا

سرفاراں سے اُٹھا ابر گوہر بارعرفاں کا
چمن آتش بداماں رنگ بدلا ہے گلستاں کا

سحاب ابر رحمت نور ایمان بارِ ایقاں کا
سفینہ بن گیا ہے زور بحرِ موجِ عصیاں کا

کسی کی چشم گریاں رنگ ہے بزم چراغاں کا
کِسی کے رُخ کا جلوہ نور ہے آیاتِ قرآں کا

مسلسل ہے کرم کشتِ امید زندگانی پر
میرے مژگان لرزاں اشک رقصاں چشم گریاں کا

رہ حق میں مٹایا جس نے ہستی ہو گیا باقی
کہ ہر یک قطرہ کعبہ بن گیا خونِ شہیداں کا

زمین و آسماں ورثہ میں نور ولایت کے
یہ وسعت سبزہ زاروں کی یہ منظر کوہساراں کا

خیال زلف واللّیل اذا یغشیٰ سے ملتا ہے
رُخِ زیبا تجلّیٰ ہے ہماری چشم حیراں کا

الٰہیات اور ادراکِ فنِّ شعر کیا نسبت
کہاں وہ مرتبہ سالکؔ غزالی کا غزل خواں کا

خراماں خراماں وہ آنے لگے
در و بام پھر مسکرانے لگے

یہی ہے یہی ہے کعبہ مئے پرستاں
قدم دمبدم لڑکھڑانے لگے

***

سَاقی

تیرا میخانہ کیا میخانۂ سبحان ہے ساقی
مدینہ اللہ اللہ مرکز ایمان ہے ساقی

ترا عرفان ہی اللہ کا عرفان ہے ساقی
عجب اللہ مستی زہے فیضان ہے ساقی

تیرا پیغام اللہ ھُو سرِ فاران ہے ساقی
خدا کی معرفت توحید کا اعلان ہے ساقی

تَزَلْزُلْ قصرِ کسریٰ میں ہوا آتشکدہ ٹھنڈا
علمدار عریف ملّت انسان ہے ساقی

عرب تہذیب کے وہ تیز دھارے رُخ بدل ڈالے
کہ تیرے ہاتھ میں تسبیح اور قرآن ہے ساقی

صف مژگاں سے مجھ کو آستاں روبی میسر ہو
تری چوکھٹ پہ سر ہو یہ میرا ارمان ہے ساقی

کرم کی یک نظر ہو جائے حال زار پر اس کے
کہ یک میخوار بھی وابستہ دامان ہے ساقی

جہاں ملجاتے ہیں خود ساجد و مسجود کے رشتے
محبت ہی تیری ایمان ہے ایمان ہے ساقی

کہاں پھولا پھلے گا یہ گلستانِ ابولہبی
کہ اب منسوخیٔ ہر ماضیٔ ادیان ہے ساقی

ہزاروں ٹھوکریں کھا کھا کے گرنا اور پھر اُٹھنا
غلاموں کے ترے ادنیٰ یہی پہچان ہے ساقی

جبیں سارے عرب کی جھک گئی فرط محبت سے
قریشی ابطحی فرد بنی عدنان ہے ساقی

جہاں کو تاج بخشا ہے گدایانِ درِ والا
غلامِ میکدہ خود کردہ احسان ہے ساقی

اسی اُمید پر جیتا بھی ہے یہ سالکؔ خستہ
ترا یک جرعۂ مئ آیتِ غفران ہے ساقی

***

انسان کو گلدستۂ عرفاں بنادیا

یک قبلۂ دِل حاصلِ ایماں بنادیا رُخ کو تجلّیات کا فرقاں بنادیا
غم نے نواز سازِ نیستاں بنادیا مضرابِ دِل کو نغمۂ زنداں بنادیا
سرنامۂ صحیفۂ غفراں بنادیا اِنساں کو دردِ عشق نے اِنساں بنادیا
کیا دین ہے کہ زیست کا ساماں بنادیا اِنساں کو دردِ عشق نے انساں بنادیا
رنگینیٔ حیات کا عنوان بنادیا اِنساں کو دردِ عشق نے اِنساں بنادیا
میری زبان نطق ترا صوت روحِ قدس جذب نظر کو گردشِ دوراں بنادیا
ظُلمت کدۂ وادیٔ ہستی کو ہمنشیں آنکھوں نے میری شمع شبستاں بنادیا
ہنستے یہی ہیں روتے اسیرانِ بیکسی کیا دِل فریب روزن زنداں بنادیا
تارِ نفس کو تارِ رگ جاں بنادیا انسان کو گلدستۂ عرفاں بنادیا

تالِی ہوں مصحفِ رُخِ انور کا سالکؔا
اس کا کرم ہے ناظرِ قرآں بنادیا

دو شعر

ایک اعجاز ہے محبت کا یہ اگر اور مگر نہیں ہوتا
جہل فطرت کا راز ہے لیکن سالکؔ بے خبر نہیں ہوتا

***

عظمتِ کعبہ اپنے گھر آئی

التجا جب زبان پر آئی
مغفرت آئی دوڑ کر آئی

بات منصور کی کِدھر آئی
دار کی بات دار پر آئی

تم نہ آئے بہار اگر آئی
اپنے معنی سے بے خبر آئی

جملۂ معترض وجود مرا
مبتدا کی کہاں خبر آئی

اپنی تر دامنی کا راز ہے راز
ان کی محفل سے چشم تر آئی

اپنی اختر شمار آنکھوں میں
شب دیجور کی سحر آئی

جَرَسِ کارواں ہوا خاموش
بے خبر کیا تری خبر آئی

خانقاہوں کی زندگانی کیا
طائرانِ حرم کے سر آئی

دِل کو بیت الحرام کہتے ہیں
عظمتِ کعبہ اپنے گھر آئی

اولیاء کی یہی نشانی ہے
منزلِ خوف بے خطر آئی

آیتِ عِشق لوح دل پر ہے
بات کیا نقش کالحجر آئی

مُسکراہٹ ترے لبوں پر ہے
کیا خبر کوئی نامہ بر آئی

زلف جاناں ہے اور رُخِ زیباں
لیل کیا لیلۃُ القمر آئی

ان کی نظرِ عمیق کا صدقہ
غرق کشتی میری اُبھر آئی

کہدیا لَآ اِلٰہ اِلَّا ھُو
زندگی بندگی نظر آئی

چشم گریاں کے یہ کرشمے ہیں
شاخِ اُمید بارور آئی

معصیت سے نفور کیا معنیٰ
کام تزویر راہبر آئی

***

یہ صفاتِ عالیہ کا مظہر کامل کہاں

محشرِ شانِ خیال و وہم آب وگل کہاں
یہ مگس رانی پہ غافِل ہوگیا مائل کہاں

اے کہ مرہونِ وسائل ہوگیا غافِل کہاں
یہ ہجوم جہل ہے ہمدم تو مستقبل کہاں

تیری نظریں غیر کی جانب ارے یہ شرک ہے
تو کہاں یہ گندگی میں اے میرے سائل کہاں

آسمانوں کی بلندی آج بھی ہے منتظر
ایکہ مجبوب علائق یہ تیری منزل کہاں

جرعۂ اُلفت گِراں تر ہوگیا ہے دہر میں
محفلیں گورہ گئی ہیں سید محفل کہاں

خام ہے ناآشنائے زورِ طوفاں طور ہی
لے کے آیا ہے مجھے یہ اضطراب دل کہاں

لَوحِ ہستی آیت تخلیق عالم کا ثبوت
مسئلہ یہ ہے کہ یہ آیت ہوئی نازل کہاں

یہ مہ و خورشید کی مجلس تو ہے اے ہم نفس
یہ صفاتِ عالیہ کا مظہر کامِل کہاں

ذاکر و مذکور کیا ہے عالم و معلوم کیا
لذّت مقصد جو طوفانوں میں ہے ساحل کہاں

حضرت موسیٰ سے پوچھے کوئی ان احوال کو
قول سنتا ہوں مگر دراصل ہے قائل کہاں

کیا سراب زندگی ہے دوڑتا جاتا ہوں میں
سعیِ پیہم کا مگر سالکؔ میرے حاصل کہاں

***

کامیابی اس کی ہے جو حاضری میں آ گئے

عشق حضرت سے ہوا اور بے خودی میں آ گئے
گنج سربستہ اندھیرے روشنی میں آ گئے

راز سر بستہ گلیم خواجگی میں آ گئے
حُسن کے اندازِ شان خُسروی میں آ گئے

ہوش گُم کردہ طریق بے ہُشی میں آ گئے
ہوش جب آیا رہِ شاہنشی میں آ گئے

ہیں جو آثارِ نبوّت سب ولی میں آ گئے
پردہ ہائے جہل زعم آگہی میں آ گئے

ہے کہاں سرمایہ مرضی مولیٰ اہم نفس
یہ صلوٰۃ و صوم اجرِ اُخروی میں آ گئے

فکر فردا میں اُلجھ کر رہ گیا امروز بھی
برتری کا ذہن لے کر کمتری میں آ گئے

گریۂ شور عنادِل ہے بہارستان میں
کھنچ کے نغمات عنادِل بانسری میں آ گئے

خاک آنکھوں میں لگاؤ چوم لو ہر خوار کو
پائے جبرئیل امیں کی روشنی میں آ گئے

تم نے سالکؔ مقطعِ رنگین آخر کہہ دیا
کامیابی اس کی ہے جو حاضری میں آ گئے

***

رہ گئی آج خامہ فرسائی

ظلمت ہست و بود لاموجود
میری آنکھوں نے پائی بینائی

عدم محض ہوں میرا کیا کس کی شنوائی کِس کی گویائی
ہاں کلیمی مزاج ہے اپنا خاموشی اور لطفِ تنہائی
ذکرِ توحید حق کیا کروں میں جیسے پربت پہ رہ گئی رائی
آہ فنِ لطیف شعر و ادب رہ گئی آج خامہ فرسائی
مادرِ ہند کے سپوت ہیں سب ہندو مسلم ہوں سکھ کہ عیسائی
مرحلہ یہ ہی ہے معیت کا جب وہ آئے نہیں تو یاد آئی
کرگیا کیا اسیر زلف دوتا صحنِ زنداں میں زندگی آئی

ننگ اِنسانیت ہے اے سالکؔ
غیر کے در پہ ناصیہ سائی

قطعہ

کیا بہار آئی بوستاں مہکتا ہے
طائر سلیمانی آج پھر چہکتا ہے
جھومتا ہے میخانہ دیکھ ترا دیوانہ
گِرتے گِرتے اے ساقی جب کبھی سنبھلتا ہے

وہ آرہے ہیں تو برپا نیا نظام کرو

بنامِ عظمت انسانیت جو کام کرو
رہِ جنون محبت کا انصرام کرو

مزاج خوگر تلخئ صُبح و شام کرو
سُکون قلب کا تھوڑا سا اہتمام کرو

یہ مانتا ہوں کہ ابرِ کرم مجسم ہو
کبھی تو ایک نظر سوئے تشنہ کام کرو

خدا سے اپنے جو مانگو بقدر ہمت ہو
کلیم غور کرو اور پھر کلام کرو

سر اشک چشم سے دھو ڈال ائے بساطِ وجود
وہ آرہے ہیں تو برپا نیا نظام کرو

بہار آئی بہار آئی ہے بہار آئی
نگارہٗ گل بُستان لالہ فَام کرو

خِرد کا دامن کوتاہ عشق معنی خیز
یہاں مقام نہیں ہے وہاں قیام کرو

چمن بدوش ہوں آوردہ بہار نہیں
حریم عشق کا یہ اذن عام عام کرو

سجود چشم بہرحال ہے روا سالکؔ
خیال یار بھی آئے تو احترام کرو

جو حق نما ہے بڑی جستجو سے ملتا ہے

پتہ ترا رگ قُرب گلو سے ملتا ہے
زبان مرد قلندر کی ھُو سے ملتا ہے

نہیں ملا بھی تو کچھ شُست شو سے ملتا ہے
سر اشک چشم کا رشتہ وضو سے ملتا ہے

نظر میں ترے دوئی اور زباں پر حق ہے
تضاد یہ تو کسی فتنہ خُو سے ملتا ہے

کہاں ہے گریۂ شام و سحر وفورِ الم
جواب عجز کا لاتقنطوا سے ملتا ہے

کہاں چلے گئے میخوار بڑھ کے دیکھو تو
سکوت میکدہ جام و سبو سے ملتا ہے

نہیں نہیں مجھے اُمید ہے معافی کی
جواب تلخ زبانِ عدو سے ملتا ہے

جو اُن کو دیکھا وہ بے شک خدا کو دیکھ لیا
جو حق نُما ہے بڑی جستجو سے ملتا ہے

یہ چشم نم یہ روانی اشک کیا معنی
یہ سلسلہ تو کسی آب جُو سے ملتا ہے

سُنو سُنو کہ محبت ہی اصل ایمان ہے
شہید زلف کا رشتہ لہو سے ملتا ہے

چُھپائے چھپ نہیں سکتی بطون کی حالت
پتہ خلوص کا خود گفتگو سے ملتا ہے

کسی کا حسن نظر حوض کوثر و تسنیم
چمن کا حُسن کسی سُرخرو سے ملتا ہے

بہار آئی تھی اِس میکدہ میں آئی تھی
نشان ریزۂ جام و سُبو سے ملتا ہے

بغیر تزکیۂ نفس کیا ملا سالکؔ
سخن طراز کو کیا گفتگو سے ملتا ہے

* * *

بات زخموں کی نہیں زخم تو بھر جاتے ہیں

جس طرف بھی قدمِ اہلِ نظر جاتے ہیں
کاروانِ غم و آلام ٹھہر جاتے ہیں

حرم و دیر سے رندوں نے اُٹھایا بستر
دیکھنا یہ ہے کہ آخر یہ کدھر جاتے ہیں

طائرانِ ہَوَسِ درہم دینار جہاں
سرزمیں غالب شہباز کی چڑ جاتے ہیں

قہقہوں میں کہیں ہونے لگی تعمیر ادب
حضرتِ داغ بھی بے موت کے مر جاتے ہیں

ایک اعجاز ہے میخانہ کا ترے ساقی
اشک ریز آتے ہیں دامان میں بھر جاتے ہیں

اثر ضرب تو ہر وقت رہے گا تازہ
بات زخموں کی نہیں زخم تو بھر جاتے ہیں

ضبطِ گریہ ہے کہ تعظیمِ محبت ساقی
اشک امنڈتے ہوئے پلکوں میں ٹھہر جاتے ہیں

جلوۂ صبح و مسا سامنے آجاتا ہے
رُخِ پُرنور پہ جب زلف بکھر جاتے ہیں

امر تحقیق و تقلید کا کھل جاتا ہے
اہل دل آتے ہیں اور اہل نظر جاتے ہیں

وہ تو آتے نہ تھے ہر وقت مگر آتے ہیں
بات کیا ہے کہ بگڑتے بھی سدھر جاتے ہیں

شکوۂ ہجر ہے توہینِ محبت سالکؔ
پئے انفاس وہ آتے ہیں گذر جاتے ہیں

***

نظام میکدہ ساقی ترا سجاتا ہوں

ہجومِ غم میں بھی صد شکر مسکراتا ہوں
وہ سوزِ دل کہ چراغ حرم جلاتا ہوں

خموشیوں کا تصدق کہ جادہ پیما ہوں
مہیب رات ہے راہِ سفر میں تنہا ہوں

ادھر تو آ کہ طِلسمِ حیات سمجھا دوں
سوادِ زلفِ سیاہ پوش کا سویرا ہوں

گُناہِ توبہ بھی جو آدم صفی ہے مِلا
شباب وشب کی جو منزلیں بدلتا ہوں

رہینِ منتِ ابر بہار لا و اِلٰہ
اُٹھو اُٹھو کہ پیامِ بہار لایا ہوں

بہارِ علم حکایات حاشیہ ہیں میری
پڑھا نہیں ہوں تصوّف کدہ میں رہتا ہوں

وہ اپنی بندہ نوازی کا راز خود جانیں
ہزار بات کی اک بات ہے نِکمّا ہوں

بگڑ بگڑ کے میری سِمت دیکھنے والو
بُرا ہوں کاتبِ تقدیر کا نوشتہ ہوں

رہا ہے آنکھ میں باقی خمارِ دوشینہ
نظام میکدہ ساقی تِرا سجاتا ہوں

میری جبیں میری تاریخ کا خلاصہ ہے
کہ صبح و شام سمن زار ہند سینچا ہوں

مجھے بھی راہ نورد و جنون کہتے ہیں
کرم ہے زاد یہ عقل سے گزرتا ہوں

سُنا مزار غریباں پہ آنے والے ہیں
قدم قدم پہ یہ آنکھیں مری بچھاتا ہوں

مذاق قیصر و کسریٰ بدل دیا جس نے
اسی کا نقش قدم سجدگہ بناتا ہوں

اُسی کے نام سے نام خدا زباں پر ہے
اُسی کے نام سے دنیا نئی بساتا ہوں

تمہاری موج کرم کشتیٔ حیات میری
بس اس سے بڑھ کے کہوں کیا کہ تیرا بندہ ہوں

نظر میری جو تمہاری نظر سے ملتی ہے
عجیب بات تماشائی ہوں تماشا ہوں

وہ غم گسارِ محبت ہو کچھ تو لاج رہے
تمہاری طرز میں سالکؔ غزل سناتا ہوں

حیاتِ دائمی جن کیلئے منظور داور ہے

حدائق اخضر وسوسن بداماں شاہِ خاور ہے
ترنم ہے فضا میں نعت احمد کا یہ منظر ہے

خموشیٔ بیاباں نعرۂ اللہ اکبر ہے
تصرف ہے کسی اللہ والے کا یہی در ہے

علمدارِ صداقت مردِ میداں ابن حیدر ہے
شہادت کوش حق گو کربلا میں آلِ اطہر ہے

وہ لاخوفٌ علیہم اولیاء اللہ کی منزل ہے
حیاتِ دائمی جن کے لئے منظور داور ہے

یہاں اہلِ زمیں کے واسطے اقطابِ دوراں ہیں
فلک پر جس طرح تاباں ضیاء ماہ انور ہے

فرشتے مرحبا صل علیٰ پڑھتے ہوئے آئے
کرم گستر تعال اللہ شان عدل گُستر ہے

حیاتِ نو کا ساغر تشنہ کام زندگی پی لے
کتاب اللہ اہل بیت اور ساقی کوثر ہے

اِسی کو اعتصامِ حق وحبل اللہ کہتا ہوں
ہماری کامیابی منحصر ان کی دُعا پر ہے

تیری ماضی کے خدوخال میں اوراق ہستی میں
پرِ جبرئیل پر لکھی ہوئی تاریخ خیبر ہے

تیری تاریخ بھی اے ننگِ مِلّت یاد ہے تجھ کو
لرزتا تھا زمانہ آج تو نظروں میں احقر ہے

جو دنیا کی طرف دوڑے تو دنیا اُس کے آگے ہے
جو عقبیٰ کی طرف دوڑے تو دُنیا پشتِ پا پر ہے

یہ طوفاں زلزلے آلام سب تیری کمائی ہے
شعورِ بندگی کھویا مذلت تیرے سر پر ہے

تیرے اوراق ملت میں پریشاں اے معاذ اللہ
ذرا تو ہوش میں آ بے خبر یہ موت سر پر ہے

یہ سالکؔ ہو کہ صوفی ہو یہ ساقی ہو کہ ساغر ہو
جہادِ زندگانی نعرۂ اللہ اکبر ہے

***

رنگ بدلا ہے اشک لرزاں کا

نغمۂ دل دوز ہے نیستاں کا
رنگ نکھرا ہے سنبلستاں کا

گر گیا ہو وہ رنگ ارماں کا
چاک دِل چاک ہے گریباں کا

کیا نصیب ہے میگساراں کا
کُھل گیا قفل باب زنداں کا

زندگی خواب ہے پریشاں کا
حال کیا ہوگیا ادبستاں کا

چشم نرگس کی آہ بے نوری
اُڑ گیا رنگ مرغزاراں کا

اپنے مجرم ضمیر سے پوچھو
رنگ پھیکا ہے کیوں گلستاں کا

دل کے ہر ایک شکستہ تاروں سے
نغمہ بے صوت صبح خنداں کا

مئ عنّاب بھر کے دے ساقی
رقص ہے آج بزم رنداں کا

جرس کارواں ہے کانوں میں
گردِ رہ سرمہ اہلِ ایماں کا

پتلیاں سب قفس ٹوٹ گئیں
رنگ بدلا ہے اشک لرزاں کا

قطرۂ خون کعبۂ عظمت
ابدی نام ہے شہیداں کا

حشر تک نشۂ الست رہے
پی لیا جس نے جرعہ عرفاں کا

شکوہ دور خزاں کا لاحاصل
ہے گلہ رنجشِ بہاراں کا

کسی پردہ نشیں کی عکاسی
رُخِ زیبا ہے ماہ تاباں کا

اہرمن اپنا وقت ہے سالکؔ
کون لیتا ہے نام یزداں کا

***

سفینہ موج سے جب ہمکنار ہوتا ہے

گذر تِرا جو عروسِ بہار ہوتا ہے
تمام دشت و جبل سبزہ زار ہوتا ہے

وہ ماہ رو جو سرِ جوئبار ہوتا ہے
خیالِ موج میں یک انتشار ہوتا ہے

جہانِ عشق کا جوتا جدار ہوتا ہے
اُسی کے نام پہ عالم نثار ہوتا ہے

نقیب حسن بہاراں شمار ہوتا ہے
وہ عندلیب شہہ لالہ زار ہوتا ہے

دِل شکستہ مرا بیقرار ہوتا ہے
تو اشکِ غم سرِ مژگاں پہ بار ہوتا ہے

متاعِ زیست کا آئینہ دار ہوتا ہے
وہ غم جو حاصل لیل و نہار ہوتا ہے

بہارِ دل کو دل داغدار ہوتا ہے
رہین منّتِ پروردگار ہوتا ہے

مذاق شعر ترقی پذیر ہوتا ہے
مشاعرہ جو یہاں ماہوار ہوتا ہے

خطِ شکستہ شکستہ دلوں کی ہے تفسیر
کہ نقش زلفِ چلیپائے یار ہوتا ہے

نہ جانے کونسی منزل ہے اے سُرُودِ نجوم
دِل حزیں مرا بے اختیار ہوتا ہے

بدل گیا رُخ طوفاں بجانب ساحل
سفینہ موج سے جب ہمکنار ہوتا ہے

لرز رہی ہے جہاں عظمت جہاں بانی
وہ فقر موجبِ صد افتخار ہوتا ہے

شراب بندی کا قانون ہو تو کیا حاصل
کہ داغدار اثر کا خمار ہوتا ہے

رہینِ بندگی بو تراب ہے ساقی
کہ خوش نصیب ترا بادہ خوار ہوتا ہے

اگر نقاب کشا ہو حقائق گیتی
چمن میں دامن گل تار تار ہوتا ہے

قدم قدم ہمہ دم ساز زندگی سالکؔ
کہ نقش سجدہ جہاں ننگ و عار ہوتا ہے

دردِ دل دردِ سر نہیں ہوتا

خود شکن خود نگر نہیں ہوتا
عیب جو باہنر نہیں ہوتا

جو کوئی دار پر نہیں ہوتا
مستحقِ ظفر نہیں ہوتا

دل خبردار جس کا ہوتا ہے
وہ کبھی بے خبر نہیں ہوتا

چشم پوشی ہے ظرف والوں کی
عیب میرا ہنر نہیں ہوتا

اس کی زلفِ دراز کا صدقہ
غم کبھی مختصر نہیں ہوتا

آہِ سوزان مدد کو آپہونچی
جب کوئی بال و پر نہیں ہوتا

یہ نجومِ فلک نے دیکھا ہے
ذردرہ راہبر نہیں ہوتا

خود فراموش بن گیا میکش
رنگ شام و سحر نہیں ہوتا

ہو دُعاءِ سحر کی نالۂ شب
وہ کبھی بے اثر نہیں ہوتا

عشق یک فلسفہ نرالا ہے
یہ اگر اور مگر نہیں ہوتا

غیر کے آگے سر خمیدہ ہو
کوئی آشفتہ سر نہیں ہوتا

تاج عِزّت کے واسطے ہمدم
کوئی خوابیدہ سر نہیں ہوتا

چلتی پھرتی مزار ہستی پر
جشنِ گلہائے تر نہیں ہوتا

جوکہ منزل شناس عشق نہیں
خشک لب چشم تر نہیں ہوتا

ایک موہوم نقش ہستی ہے
اثرِ کالحجر نہیں ہوتا

اپنی ہستی نثار کرتا ہے
ختم ایسا سفر نہیں ہوتا

دِل بہرگام بیٹھ جاتا ہے
ختم ایسا سفر نہیں ہوتا

میں کسی غیر کی طرف دیکھوں
اَلْعَیاذُ اَلْحَذَرْ نہیں ہوتا

جب مشیت تری مُسلم ہے
مجھ کو خوف و خطر نہیں ہوتا

یہ پیام حیات ہے سالکؔ
دردِ دل درد سر نہیں ہوتا

جلوہ ترا ہر شام و سحر دیکھ رہا ہوں

عالم تمام دستِ نگر دیکھ رہا ہوں — جھکتا ہوا مخلوق کا سر دیکھ رہا ہوں
خلّاقِ دو عالم ترا در دیکھ رہا ہوں — شاہ و گدا پہ ایک نظر دیکھ رہا ہوں
رنگِ نظرِ اہلِ نظر دیکھ رہا ہوں — جلوہ ترا ہر شام و سحر دیکھ رہا ہوں
امواجِ محبت کا بھنور دیکھ رہا ہوں — دریا کا نیا مَدّ و جَزَر دیکھ رہا ہوں
تابندگیٔ شمس و قمر دیکھ رہا ہوں — آدابِ سفر اور حَضَر دیکھ رہا ہوں
خاکِ کفِ پا کُحلِ بصر دیکھ رہا ہوں — میں آپ کا اندازِ نظر دیکھ رہا ہوں
پر خوف و خطر راہ گذر دیکھ رہا ہوں — بکتا ہوا ایمان کا گھر دیکھ رہا ہوں
ساحل، کوئی آرام پسندوں کی دعا ہے — دقّت پسند قلب و جگر دیکھ رہا ہوں
کیا انشراحِ صدر کی تفسیر یہی ہے — مِثل صدف ہوش گہر دیکھ رہا ہوں
مصروفِ تلاوۃ ہوں ترے مصحف رُخ کا — عنوانِ بصائر و بصر دیکھ رہا ہوں
ٹکرانے کی بس دیر ہے اے چشم زمانہ — چقماق میں خوابیدہ شرر دیکھ رہا ہوں
نوکِ مژہ پہ اشک لرزتے ہوئے آئے — کچھ اکتشاف سوز جگر دیکھ رہا ہوں

سالکؔ تری ہر بات ہے یک کیف مسلسل
فیضان مجردؔ کا اثر دیکھ رہا ہوں

***

اولیاء اللہ

دعوتِ توحید سُنّت اولیاء اللہ کی
کیا مُسلّم ہے نیابت اولیاء اللہ کی

جرعۂ جاں بخش سیرت اولیاء اللہ کی
جامِ کوثر ہے محبت اولیاء اللہ کی

زندگی کا نُور قربت اولیاء اللہ کی
اِنتشار قلب نفرت اولیاء اللہ کی

عُرس کیا ہے ایک دعوت اولیاء اللہ کی
کون کہتا ہے یہ بدعت اولیاء اللہ کی

کیا بیاں ہو مجھ سے عظمت اولیاء اللہ کی
تمغۂ لاخوف آیت اولیاء اللہ کی

ہے زباں مصروف سیرت اولیاء اللہ کی
دِل میں اور آنکھوں میں صورت اولیاء اللہ کی

معنیٔ عرفاں ہے رویت اولیاء اللہ کی
صد سعادت ہے زیارت اولیاء اللہ کی

اِسم یا ھادی کا مظہر اولیاء اللہ ہیں
لے ہدایت کر زیارت اولیاء اللہ کی

فخر کل ذاتِ گرامی ہے رسول اللہ کی
ذات ہے فخرِ نبوت اولیاء اللہ کی

مجھ سا یک ناکارہ منکر ہو گیا تو کیا ہوا
ہے عطاء حق فضیلت اولیاء اللہ کی

چند سجدے وہ بھی روکھے پھیکے بے کیف وسرور
شان کیا جانیں گے حضرت اولیاء اللہ کی

اے معاذ اللہ بزعم آگہی گُستاخیاں
پردۂ عظمت حجابت اولیاء اللہ کی

کاشفِ علم لدُنی واقفِ رمزِ حرم
رمزِ قرآں ہے سیادت اولیاء اللہ کی

معجزے سب ختم ہیں وہ تھے نبی کے واسطے
آج جاری ہے کرامت اولیاء اللہ کی

اپنی خوش بختی پہ سالکؔ ناز بے جا تو نہیں
موجب رحمت ہے نسبت اولیاء اللہ کی

حضرت غوث کا آستاں دوستو

مسند عزّت اولیاء جہاں حضرتِ غوث کا آستاں دوستو
ہے مِنَ اللہ مَعَ اللہ اِلَی اللہ کا مست وبیخود ہے یہ کارواں دوستو

بابِ رحمت شفاعت کا کھٹکا دیا معصیت دُھل گئی مغفرت ہوگئی
ایک اپنی عقیدت کا آنسو مگر بن گیا زینتِ گُلستاں دوستو

ذِکر جاتا رہا فکر کا سامنا، خانقاہوں میں کیوں مردنی چھاگئی
نخلِ اُمید عرفاں حق عارفا کس طرح سے ہو پھر گلفشاں دوستو

جامِ عرفاں نہیں، دورِ قرآں نہیں، عشق سوزاں نہیں، دِل مسلماں نہیں
ہم کو اسلاف سے اپنی نسبت ہے کیا ہورہا ہے یہی امتحاں دوستو

عِشق غوث الوریٰ عشقِ خیرالوریٰ، عشق قرآن کا، عشق عرفان کا
یہ نہ ہو تو کوئی بات ملتی نہیں بس یہی راز ہے رازداں دوستو

نائب انبیاء نائب مصطفیٰ جانشین علی حیدر و مُجتبیٰ
بزمِ خاتون جنت کے شمع ہدیٰ شاہ بغداد ہیں بے گماں دوستو

شاہِ بغداد کا ہے پیام عمل جلد توبہ کرو جلد بیعت کرو
آؤ پھر سے نمازوں کو قائم کرو اور قرآں پڑھو نوجواں دوستو

ایسا ایماں کہاں، ایسا عرفاں کہاں شانِ غوث الوریٰ کا ہے اونچا نشاں
سالِکؔ بے عمل ایسا شاعر نہیں اور نہیں کوئی معجز بیاں دوستو

***

معرفت کی ضیاء غریب نوازؒ

ظلِّ لطفِ خدا غریب نوازؒ مرأتِ حق نما غریب نوازؒ
قائد اولیاء غریب نوازؒ وارثِ انبیاء غریب نوازؒ
سر علم خدا غریب نوازؒ معرفت کی ضیا غریب نوازؒ
اپنا پیر ہدیٰ غریب نوازؒ رہبر و رہنما غریب نوازؒ
خلف لافتیٰ غریب نوازؒ اِبن مشکل کُشا غریب نوازؒ

نارِ نمرود بن گئی دنیا
اۓ خلیل خدا غریب نوازؒ

قلب فرعونیت میں ڈوب گیا ضرب لا اِلہ غریب نوازؒ
آج تک گونجتی ہے عالم میں تیری بانگ درا غریب نوازؒ
ہے میرا کعبۂ مقصود یہی دِلِ درد آشنا غریب نوازؒ
شکر یزدان یک غریب ہوں میں عرض کرنا ہے کیا غریب نوازؒ
تاج بخشِ زمانہ ہوتا ہے ایک تیرا گدا غریب نوازؒ
جرعہ جس نے پیا غریب نوازؒ مست وہ ہوگیا غریب نوازؒ
ہوں جو وابستۂ دامان کرم فخر ہو اور کیا غریب نوازؒ

کِس زباں سے کہوں کہ خادم ہے
سالکؔ خستہ یا غریب نوازؒ

***

کاروانِ خواجہؒ

جرسِ کاروانِ خواجہ ہوں
کفشِ رہروانِ خواجہ ہوں

خادمِ خادمانِ خواجہ ہوں
ساکنِ آستانِ خواجہؒ ہوں
جرأتِ تیر نیستان خائف
کہ سگِ آستانِ خواجہؒ ہوں
کعبۂ ہند جس کو کہتے ہیں
وہ زمیں آسمانِ خواجہؒ ہوں
جس کی ہر شاخ نصرتِ دیں ہے
نخل ہندوستانِ خواجہؒ ہوں
نبضِ ملّت پھڑک رہی ہے ابھی
اخگر خاک دانِ خواجہؒ ہوں
ضرب لا الہ الا اللہ
زورِ تیر و کمانِ خواجہؒ ہوں
کفِ گلزار سنجری کہیئے
ذرّۂ گُلستانِ خواجہؒ ہوں
آپ سلطان ہو غریب نواز
فخر یہ ہے نشانِ خواجہؒ ہوں
اجنبی تم سمجھ رہے ہو مجھے
ورقِ داستانِ خواجہ ہوں

وارداتِ سُرور مستی ہے
سالِکاؔ مدح خوانِ خواجہؒ ہوں

قطعہ

زلف گیتی میں حوادث کے جو خم آتے ہیں
بزم ہستی میں نئے موڑ پہ ہم آتے ہیں
مصحف رُخ کی تلاوت کے لئے اے ساقی
سوئے میخانہ سفیرانِ حرم آتے ہیں

منقبت

مزار مطلع انوار سعداللہ حسینی کا
تجلی بار ہے کہسار سعداللہ حسینی کا

نقیب اولیاء سردار سعداللہ حسینی کا
سعادت مند ہے زوّار سعداللہ حسینی کا

بڑا رتبہ میرے سرکار سعداللہ حسینی کا
بڑا پُرکیف ہے دربار سعداللہ حسینی کا

زہے فیضان ہے خمار سعداللہ حسینی کا
معارف ریز ہے میخوار سعداللہ حسینی کا

ہے اقرار رسل اقرار سعداللہ حسینی کا
نقیضِ علم ہے انکار سعداللہ حسینی کا

خموشیٔ بیاباں دعوت تسبیح سبحاں ہے
گُلِ تر بن گیا ہر خار سعداللہ حسینی کا

کہف کی داستاں عجوبۂ گیتی سہی لیکن
زہے اعجاز ہے اسرار ہے سعداللہ حسینی کا

عروج طور اور وادیٔ سینا یاد آجائے
جو دیکھے جلوۂ کہسار سعداللہ حسینی کا

نماز عاشقاں واللہ معراج مسلمانی
فضیلت بار ہے کردار سعداللہ حسینی کا

خدا دیتا ہے اور تقسیم ہوتی ہے نبوت سے
زہے دست ولایت بار سعداللہ حسینی کا

ولی سے بے رخی اللہ سے لڑنا برابر ہے
مخالف ہو گیا ہے خوار سعداللہ حسینی کا

خدا دانی خدا فہمی عوامی شان ہے سالکؔ
خدا بینی بڑا کردار سعد اللہ حسینی کا

***

گلہائے عقیدت

ہے پیام ابدی جنبش مژگانِ ملنگؒ
کیف را ساغرِ بزم مئی عرفان ملنگؒ

نورِ یزداں سے فروزاں ہے شبستان ملنگؒ
مست ہو تیز ہے بوئے چمنستانِ ملنگؒ

رشکِ تقویٰ ہے بجا محفلِ رندانِ ملنگؒ
آبروئے مہہ و انجم رہے مستانِ ملنگؒ

پیر زندہ ہے خدا زندہ رسُولِ زندہ
عِزّت شاہ جہاں بن گئے شاہانِ ملنگؒ

آستانہ پہ ہے حاضر پئے دریوزہ گری
عظمتِ دین ہے وابستۂ دامانِ ملنگؒ

گونجتا ہے یہ بیابان صدائے حق سے
ذاکرِ ذاتِ خُدا شیر نیستانِ ملنگؒ

خوشا نصیب ہوں میں اور میرا بخت آور
زمانہ کہتا ہے تمغہ ہے خادمانِ ملنگؒ

یک گنہگار ہے بے تاب خد را دیکھو
سالکؔ بے سرو سامان غزلخوانِ ملنگؒ

***

منقبت

بآستانہ وِلایت دکن حضرت قطب دَوراں جہانگیر پیرانؒ

عروسِ بہاراں جہانگیر پیرانؒ
بہارِ گلستاں جہانگیر پیرانؒ

نگاہِ کریماں جہانگیر پیرانؒ
بحالِ پریشاں جہانگیر پیرانؒ

چراغِ شبستاں جہانگیر پیرانؒ
بکوہ و بیاباں جہانگیر پیرانؒ

شہ شہسواراں جہانگیر پیرانؒ
بمیدان عرفاں جہانگیر پیرانؒ

دو شیر نیستاں جہانگیر پیرانؒ
رہِ شیر میداں جہانگیر پیرانؒ

صدائے غریباں جہانگیر پیرانؒ
جہانگیر پیرانؒ جہانگیر پیرانؒ

تمہاری طرف ہے میرے قبلۂ جاں
رُخِ بادہ خواراں جہانگیر پیرانؒ

تلاوت ذرا کیوں نہ مصحف کی کرلوں
شِکوہِ سلیماں جہانگیر پیرانؒ

میرا دامنِ عجز اُلجھا ہوا ہے
بخار مغیلاں جہانگیر پیرانؒ

اِن آنکھوں سے ملتا ہوں اور چومتا ہوں
کفِ پائے مستاں جہانگیر پیرانؒ

مُکرر سفر ہو مدینہ کا یا رب
یہی میرا ارماں جہانگیر پیرانؒ

دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیجئے گا
ہے سالکؔ پریشاں جہانگیر پیرانؒ

***

قدم اُٹھاؤ تو فتح وظفر کی بات کرو

وطن کی راہ میں خونِ جگر کی بات کرو
جو بات کرتے ہو برق و شرر کی بات کرو

ابھی تو پوشش و کوشش کے دام باقی ہیں
قدم اُٹھاؤ تو فتح و ظفر کی بات کرو

حکایت مہ و انجم تو پیش ہے لیکن
فضاء دہر میں زیر و زبر کی بات کرو

نقیب فصلِ بہاراں ہے بُلبل نالاں
گذر گئی ہے شب غم سحر کی بات کرو

سریر سلطنت و تاج و اقتدار ہوئیں
یہ رہزنی ہے کسی راہبر کی بات کرو

جلی حروف میں عنوانِ زندگانی ہے
اگر نظر ہے تو اہلِ نظر کی بات کرو

بڑھو بڑھو کہ عزائم اگر ہوں تعمیری
لگاؤ باغ تو شاخ و شجر کی بات کرو

ہزار عیب میں یک تنگیٔ دامانِ نظر
اگر ہے ظرف تو نیکو سیر کی بات کرو

لگاؤ غوطہ سمندر کی موج سے کھیلو
کنار آب نہ ہرگز دُرر کی بات کرو

کہاں وہ نعرۂ چین و عرب ہمارا ہے
فریب خوردۂ گیتی نظر کی بات کرو

بس اے مجاہد ملت زخواب نوشین خیز
بپاس عظمتِ دیں کا شغر کی بات کرو

جلی حُروف میں عنوانِ زندگانی ہے
اگر ہے ضعف تو کُحلِ بصر کی بات کرو

***

مادرانہ تری شفّقت مامتا تری کہاں

سرزمین ہند کی محبوبۂ عالی نشاں
تاجدار السنہ مشرق کی ہے اُردو زباں

یہ تو پیغامِ محبت کا جھلکتا جام ہے
جھومتے ہیں ساکنان خطۂ ہندوستاں

اے وطن کی سرزمین اور اے وطن کے آسماں
یہ تری رنگینیاں بھی اور تری کہکشاں

بادشاہوں کے مقابر اور انکی آستاں
یہ محبت کے پُجاری بھی کبھی تھے راجگاں

عظمت انسانیت کے نام کے اونچے نشاں
کوچہ کوچہ ہر گلی اُردو زباں اُردو زباں

وادئ پنجاب کے وہ لہلہاتے مرغ زار
یہ حقیقت بن گئی ہندوستاں جنت نشاں

وادئ گنگا و جمنا کے مناظر دلفریب
ایک بولی ہے عنادل کی سُرودِ کارواں

کیا سناؤں میں شہنشاہ وگدا کی داستاں
کوچہ کوچہ چپّہ چپّہ ہر گلی اُردو زباں

یادِ ایّام گزشتہ یعنی یاد رفتگاں
سب اسی گہوارۂ اُردو کے ہیں پیروخواں

قافلہ جاتا رہا اُڑتی ہے گرد کارواں
کوئی پوچھے کیا سبب ہے کون ہے کناں

اَلْاَمَانْ وَالْحَفِیْظْ اَلْحَفِیْظْ وَالْاَماں
اپنے ہاتھوں لٹ گیا اُردو زباں کا کارواں

دیدنی منظر ہے یہ وارفتگیِ شوق میں
ڈھونڈتا ہوں ہر جگہ اُردو کہاں اُردو کہاں

میرا دستوری تحفظ ہے خدائے کارواں
جل رہا ہے سامنے آنکھوں کے میرا آشیاں

حیف اے ارضِ مُقدّس وادئ ہندوستاں
مادرانہ تری شفّقت مامتا تری کہاں

اس سے میں محروم ہوجاؤں نہیں ممکن نہیں
کیا یہ دستورِ زباں بندی کی ہے پابندیاں

آہ ناداری کا یہ عالم کہ زیر آسماں
کیوں تڑپتی پھر رہی ہیں آشیاں کو بجلیاں

کیا ابھی باقی نہیں ہے کوئی اپنا ہمزباں
لرزہ براندام ہیں سارے قفس کی تیلیاں

رُباعی

دردِ دل کا طبیب آیا کیا نقیب حبیب آیا ہے
زور پر ہے خطاب قرآنی شہر رمضاں خطیب آیا ہے

قطعہ

اے خوش نصیب دیکھ یہ فیضان صوم ہے تحمید ہے تقدیس ہے حسنات نوم ہے
گر ذوق سماعت و قرأت نصیب ہو ترقیقؔ ہے تفخیمؔ ہے، اشمامؔ و رومؔ ہے
اے ماہِ مبارک ترا فیضانِ مقدس ہر رات قدرؔ کی ہے تو تعظیم یوم ہے
قانون زیاں بندیٔ غیر خدا ہے صوم عرفان حق کا ایک سبق بہر قوم ہے

دیکھتا ہوں جو تیرا ابروئے خم اے ساقی
یاد آیا مجھے محراب حرم اے ساقی
تیری مخمور نگاہوں کی قسم اے ساقی
رہ بھی جائے تیرے مستوں کا بھرم اے ساقی

قطعہ از بہلولؒ

اک الف پڑھنے میں عمر گزاری ہم نے ہم کو بتلاتے رہو گے یہ لیاقت کب تک
واعظو وعظ تو ہے برسر منبر احسن خود کو پانے کی کرو فکر فصاحت کب تک
ہے فنا سب کو اے بہلولؒ خدا باقی بس یہ حکومت، یہ نظامت، یہ عدالت کب تک

***

گشت ظاہر زور بازوئے کمان مصطفیٰ

مصطفیٰ کی کمان سے پہلو کا زور ظاہر ہوگیا

چوں ہویدا است شان حق زشان مصطفیٰ
جب حق کی شان (عظمت) ظاہر ہوئی مصطفیٰ کی شان سے
گشت مسجود ملائک آستان مصطفیٰ
فرشتوں کی سجدہ کردہ ہوگئی مصطفی کی چوکھٹ

مَارَمَیْتَ ہست نازل چوں بشان مصطفیٰ
جب (مارمیت) نازل ہوا مصطفی کی شان میں
منکشف کئے گرد د اسرار نہاں مصطفیٰ
کہاں کھلتے مصطفےٰ کے پوشیدہ رازیں

بر مقام قاب قوسین او چوزدِ تیر مراد
قاب قوسین کے مقام پر جب وہ تیر مراد کو پہنچے
گشت ظاہر زور بازوئے کمان مصطفیٰ
ظاہر ہوگیا مصطفیٰ کے کمان سے پہلو کا زور

ہست محو جلوۂ دیدارِ حق در باغ خُلد
حق کے دیدار کے جلوہ میں بے خود ہوگئے ہمیشہ کے باغ میں
مَرغ روح قُدس عرش آشیان مصطفیٰ
عرش کے روح قدس کا پرندہ مصطفیٰ کا آشیانہ ہے

عن ھویٰ ما ینطق الا یوحی گوش دار
وہ خواہش سے بات نہیں کرتے مگر جووحی کی جائے سن رکھو
حق تعالیٰ میکند وصف بیان مصطفی
حق تعالیٰ بیان کرتا ہے مصطفیٰ کی نعت

انت شافع بہر عفو جرم عصیاں روز حشر
آپ شفاعت کرنے والے نافرمانیوں کے جرم کیلئے محشر کے دن
ایں وسیلہ بس کہ ہستم مدحوان مصطفیٰ
یہ وسیلہ بس کہ میں ہو مصطفیٰ کی تعریف کرنے والوں میں

***

بودے چہ بودے

جمالِ مصطفیٰ بودے چہ بودے
خیالِ والضحیٰ بودے چہ بودے

مصطفیٰ کا جمال تھا کیا تھا
رخسار کا خیال تھا کیا تھا

سرورِ چشم مابودے چہ بُودے
رُخِ مصحف نُما بودے چہ بُودے

ہماری نگاہ کے سردار تھے کیا تھے
مصحف کی طرح چہرہ والے تھے کیا تھے

دیارِ مصطفیٰ بُودے چہ بُودے
رسَا تقدیر ما بُودے چہ بُودے

مصطفیؐ کی سرزمین تھی کیا تھی
ہماری تقدیر پہنچی تھی کیا تھی

بفہم راز لا الہٰ نور دلم را
شعُورِ الا اللہ بُودے چہ بُودے

لا الہ کے راز سمجھنے سے میرے دل کو
الا اللہ کا شعور (احساس) تھا کیا تھا

گریباں کرم دارد روز محشر
بدست ایں گدا بُودے چہ بُودے

محشر کے دن سخاوت کا دامان رکھتے ہیں
اس غلام کے ہاتھ میں تھا کیا تھا

بشارت از کُجا آرم کہ بنگر
بچشمِ خاک پا بُودے چہ بُودے

خوشخبری کہاں سے میں لاؤں کہ دیکھ
پیر کی مٹی آنکھ میں تھی کیا تھی

بصد دیوانگیٔ عشقِ مولیٰ
رہِ مروہ صفا بُودے چہ بُودے

مولیٰ کے عشق کی سینکڑوں دیوانگی سے
صفا مروہ کا راستہ تھا کیا تھا

طواف کعبۂ دِل شد مسلم
صدائے مرحبا بُودے چہ بُودے

دل کے کعبہ کا طواف مسلّم ہوا
مرحبا خوش آمدید کی آواز تھی کیا تھی

بچشمِ آشوب شد اے وا دریغا
لُعاب مصطفی بُودے چہ بُودے

اے وہ افسوس کہ آنکھ کو تکلیف ہوئی مصطفیؐ کا لعاب (دہن) تھا کیا تھا

خوشا آں اِکتساب نور اقدس بہر صبح و مسا بُودے چہ بُودے

مبارک ہے اس مقدس نور کا حاصل کرنا ہر صبح و شام میں تھا کیا تھا

رکوع و سجدہ ہائے عشق کردم قعودِ حق نُما بُودے چہ بُودے

میں عشق کے رکوع اور سجدے کیا حق کے بیٹھنے کی طرح تھا کیا تھا

سمن راز محبت گلفشاں ست نسیم ھل اَتیٰ بُودے چہ بُودے

محبت کے راز کا چنبیلی کا پھول نکھرا ہے ھل اتی (عطا کیا) کی ٹھنڈی ہوا تھی کیا تھی

صدائے تلبیہ تقدیس تہلیل جوارِ مصطفےٰ بُودے چہ بُودے

تلبیہ کی آواز وتہلیل پڑھنے کی آواز اور بڑائی بیان کرنا مصطفیؐ کی قربت تھی کیا تھی

بچشم سرمۂ خاکِ کفِ پا حبیب کبریاء بودے چہ بودے

پیر کے تلوے کی خاک کا سرمہ آنکھ میں اللہ کے حبیب کا تھا کیا تھا

بیا سالک و بنشین اندر ایں جا صدائے مرحبا بُودے چہ بُودے

آ اے سالک (سلوک کرنے والے) اس جگہ میں بیٹھ جا مرحبا خوش آمدید کی آواز تھی کیا تھی

مُنوّر سینۂ مسکین سالکؔ زشرح والضحیٰ بُودے چہ بُودے

مسکین سالک کا روشن سینہ والضحیٰ (چہرہ انور) کی تشریح سے تھا کیا تھا

✻✻✻

نورِ یزداں نم توئی

میرے خدا کے نور آپ ہی ہے

مصدرِ کُل فخرِ آدم رُوح ایمانم توئی
ہر ایک کی اصل آدم کے فخر میرے ایمان کی روح آپ ہی ہے

حسبۃً لِلّٰہِ نگاہی کُن کہ بُرہانم توئی
اللہ کے خاطر ایک نظر کرم کریں میری دلیل آپ ہی ہے

یا رسول اللہ گل بستانِ عرفانم توئی
اے اللہ کے رسول میری پہچان کے باغ کے گلاب آپ ہی ہیں

شاہد لولاک الحق نُورِ یزدانم توئی
حقیقت میں لولاک (اگر آپ نہ ہوتے) کے موجود میرے خدا کے نور

سورۂ والشّمس رویت زلف واللّیل من
آپ کا چہرہ ، زلف مبارک واللیل میرے

از جبیں انوار حق و زفرق فرقانم توئی
پیشانی سے حق کے اُجالے اور مانگ سے میرے فرق کرنے والے آپ ہی ہیں

رحمۃ للعالمینی از کرم برمن نگر
اے عالموں کی رحمت کرم سے مجھ پر نظر کریں

من گدائے بیوانم شاہ شاہانم توئی
میں بے خود غلام ہوں میرے بادشاہوں کے بادشاہ آپ ہی ہیں

اخگرِ ذوق جنونم در دل اُفتد از ازل
میرے جنوں کے ذوق کی چنگاری ہمیشہ سے میرے دل میں پڑی

درد ما خوشتر بہر حالی کہ درمانم توئی
ہمارا درد بہت اچھا ہے اس حال میں کہ میری دوا آپ ہی ہیں

از غمِ جُرم و خطا افتادہ در قعر الم
جرم اور غلطی کے غم سے پڑا ہوا تکلیف کے گڑھے میں

المدد یا رحمتِ عالم کہ غفرانم توئی
مدد ہوا اے عالم کی رحمت کہ میری مغفرت آپ ہی ہیں

لا اِلہ گفتم و عشقم بہ الا اللہ کشید
میں لا الہ کہا اور میرا عشق الا اللہ کو کھینچا

عِشق اللہ جسم و جانم رُوح وجدانم توئی
اللہ کا عشق میری جان اور جسم میری روح کا احساس وجدان آپ ہی ہیں

فقرِ تو صد فخر خلق اولین خُلقِ عظیم
عظیم اخلاق والے آپ کا فقر پہلی مخلوق کے سو فخر

مظہر ذات احد منشور رحمانم توئی
اس ایک ذات کی تجلی میرے رحمان کے بکھیرے ہوئے آپ ہی ہیں

تاجِ بخشِ اولیا اقطاب و ابدال زمن
در حریم عشقِ اول امر سلطانم توئی

زمانہ کے اولیاء اقطاب اور ابدال کو تاج نوازنے والے
پہلے عشق کی جگہ میں سلطان کا حکم آپ ہی ہیں

اے گُل گلزار ابراہیمؑ وجہہ کن فکاں
اے کہ صد فخرِ عرب مقصود سُبحانم توئی

اے ابراہیم علیہ السلام کے چمن کے پھول کن فکاں کے سبب
ایک سو عربی کے فخر میرے سبحان کا مقصود آپ ہی ہیں

سالکؔ بے خانما نم در فراقت خستہ جاں
بے سرو سامان سالک آپ کی جدائی میں بیمار جان ہے

درد مندم در بلاد ہند در مانم توئی
درد مند ہندوستان کے شہروں میں میری دوا آپ ہی ہیں

***

قطعہ

کونسی یہ منزل ہے کس کا یہ ٹھکانہ ہے
سر میرا خمیدہ ہے کس کا آستانہ ہے

دید کے منازل میں صورت کی حقیقت کیا
جس کے چشم آبرو میں گردش زمانہ ہے

قطعہ

انا الغریب نگاہی تو یا غریب نواز
انا الفقیر عطائی تو یا غریب نواز

میں محتاج ہوں آپکی نگاہ کا اۓ غریب نواز
میں محتاج ہوں آپکی عطا کا اۓ غیر نواز

ببیں زبون دل زار عاصیاں درست
بدستِ بند کشائی تو یا غریب نواز

رونے والا نادان دل دیکھ نافرمانوں کا دروازہ ہے
آپ کے قید کھولنے والے ہاتھ میں اے غریب نواز

محمدؐ شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم

محمد محفل کی رونق تھے رات اس جگہ میں تھا

ضیاء بدرِ کامل بود شب جائیکہ من بودم
نہ محفل بود منزل بود شب جائیکہ من بودم
چودھویں کے مکمل چاند کی روشنی تھی رات اس جگہ میں تھا
نہ محفل تھی نہ منزل تھی رات اس جگہ میں تھا

اسیرِ زلف گھائل بود شب جائیکہ من بودم
زہے شور سلاسل بود شب جائیکہ من بودم
زلف کا قیدی زخمی تھا رات اس جگہ میں تھا
بہت خوب بیڑیوں کا شور تھا رات اس جگہ میں تھا

صفِ ارواح نازل بود شب جائیکہ من بودم
محمدؐ شمع محفل بود شب جائیکہ من بودم
روحوں کی صف اتری تھی رات اس جگہ میں تھا
محمد محفل کی رونق تھے رات اس جگہ میں تھا

بصد زاری بصد نالہ بصد عجز و نیاز من
نیاز اغماض قاتِل بود شب جائیکہ من بودم
سینکڑوں عاجزی رونے فریاد اور میری آرزو
قاتل کی چشم پوشی کی آرزو تھی رات اس جگہ میں تھا

زہے کیفیتِ صہباء عیش بزم دوشینہ
سرودِ درد حاصِل بود شب جائیکہ من بودم
عشق کی سرخ شراب کی کیفیت کل رات کی محفل میں کیا خوب تھی
نغمۂ درد حاصل ہوا تھا رات اس جگہ میں تھا

بیار آں نقدِ دل سوغات اُلفت را اگر داری
کسی در پردہ قائل بود شب جائیکہ من بودم

زہے خلوت و جلوت کہ قرب و بعد یکساں شد
کسی بنشستہ درد دل بود شب جائیکہ من بودم
کیا خوب تنہائی ظاہر ہونا کہ قریب ہونا اور دور ہونا برابر ہوا
کوئی دل کا درد لئے بیٹھا تھا رات اس جگہ میں تھا

زقصریم ندا آمد نجو ساحِل مروز نیجا
نظر چوں سوئے ساحل بود شب جائیکہ من بودم
میرے محل سے آواز آئی کنارہ تلاش مت کر اس جگہ سے مت جا
نظر جب کنارے کی طرف تھی رات اس جگہ میں تھا

جہاں چوں مثلِ آئینہ منم یک صورتی دائر — بہم مشغول و شاغل بود شب جائیکہ من بودم
دنیا آئینے کی طرح، میں ایک گھومنی والی صورت — ہر ایک مصروف اور کام میں تھا رات اُس جگہ میں تھا
ز زرد رو بُود آثارِ ظلم از صفحۂ گیتی — بسے صوتِ عنادل بود شب جائیکہ من بودم
چہرہ پیلا پڑنے سے ظلم کے آثار تھے دنیا کی سطح سے — بہت سی بلبلوں کی آواز تھی رات اس جگہ میں تھا
بہر حرفے کہ لاگوید بہ لا لا لاالہ زاری شد — زبان تیغ قاتل بود شب جائیکہ من بودم
ہر ایک حرف سے "لا" نہیں کہنا لا لا سے گلزار ہوا — قتل کرنے والے خنجر کی زبان تھی رات اس جگہ میں تھا
چو پرسیدم کہ چونی گفت چوں تو مضطرب بودم — بہ قوسینِ ایں مسایل بود شب جائیکہ من بودم
جب میں پوچھا کہ تو کیسا ہے وہ کہا میں تیری طرح بے تاب تھا — ان مسئلوں کی کمانوں میں تھا رات اس جگہ میں تھا

بچشم مئے پرستی بود عکس سالکؔ خستہ
شراب پرستی کی آنکھ میں سالک کا پرتو زخمی تھا
دو آئینہ مقابل بود شب جائیکہ من بودم
دو آئینے آمنے سامنے تھے رات اس جگہ میں تھا

قطعہ

الغیاث ائے شہ دیں گنبدِ خضرا کے مکیں — موج طوفانِ زدہ اور زورِ تلاطم ہے یقیں
سفینۂ سطح سمندر پہ چل رہا ہے الٰہی — آپ کے نام سے ہے عزت سفینۂ دیں

***

دست بستہ ایستادہ بر در خضرا کنم

میں ہاتھ باندھے کھڑا ہو کر (گنبدِ) خضرا کے در پر مقام کیا

شور ہو حق بر زبان لبیک لب گویا کنم
وہی حق کی آواز لبیک کی زبان پر ہونٹ سے کہنا کیا
گو بمکہ منزل وگہ در مدینہ جا کنم
کبھی مکہ میں قیام اور کبھی مدینہ میں جگہ کیا

اے خوشا وقتی کہ من آنجا روم سجدہ کنم
اے وہ مبارک وقت کہ میں وہاں گیا سجدہ کیا
نذر جاں بر روضۂ آں سید بطحیٰ کنم
جاں کو اس سیدِ بطحیٰ کے روضہ پر صدقہ کیا

سرمہ سازم خاک راہِ آستانِ مصطفیٰ
مصطفیٰ کی چوکھٹ کے راستے کی مٹی کو سرمہ بنالیا
بندگیٔ آستاں سیدۂ زہرا کنم
سیدہ زہرا کی چوکھٹ کی غلامی کیا

یا رسول اللہ در کنی اغثنی استغیث
اے اللہ کے پیغمبر مجھکو تھامیں میری مدد کریں میں مدد چاہتا ہوں
دست بستہ ایستادہ بر در خضرا کنم
میں ہاتھ باندھے کھڑا ہوکر گنبد خضرا کے در پر قیام کیا

جائے نقش پائے ابراہیمؑ گشتہ سجدگاہ
(حضرت) ابراہیمؑ کے پیر کے نقش کی جگہ سجدہ کرنے کی جگہ ہوگئی
عشق مولیٰ در صفا رقص دِل شیدا کنم
مولیٰ کا عشق خالص ہونے میں دل کا جھومنا میں کیا

تاجدار انبیاء اے سرورِ دنیا و دیں
انبیاء کے تاج رکھنے والے اے دین و دنیا کے سردار
بہر استمداد ایں دستِ دعا بالا کنم
یہ مدد مانگنے کیلئے دعا کے ہاتھ میں اوپر کیا

فخر موجود است فقر انبیائی کردہ
فخر موجود انبیاء کی احتیاج کیا ہوا
زاں سبب این زندگی در زمرہ فقرا کنم
اس سبب سے یہ زندگی فقیروں کی جماعت میں مَیں کیا

از نگاہِ لطف والامردگان زندہ شدند
نرمی کی اونچی نظر سے مردے زندہ ہوگئے
کئی روا باشد بیاں بیاں حضرت عیسیٰ کنم
کہاں درست ہوگا حضرت عیسیٰؑ کے بیاں کا بیاں میں کروں
الصّلوٰۃ والسلام ائے تاجدار انبیاء
درود و سلام ہو ائے انبیاء کے تاج رکھنے والے
روز و شب ایں نعرہائے مستیٔ مولا کنم
دن رات یہ نعرہ مولا کی بے خودی میں مَیں کیا

در حیاتم ہیچ کاری حسب مرضیت نشد
میری زندگی میں کوئی کام آپکی مرضی کے موافق نہ ہوا
در دعا گریہ و نالہ دائماً شبہا کنم
دعا میں رونا اور عاجزی کرنا راتوں میں ہمیشہ مَیں کیا

از دیار ہند ہر در گہہ دلا چوں رسم
ہندوستاں کی سرزمیں سے ہر وقت اے دل میں جب پہنچا
سجدہائے چشم زیر گنبد خضرا کنم
آنکھوں کے سجدے گنبد خضرا کے نیچے میں کیا
بوالعجب کاری اگر ذکر ید بیضا کنم
عجب کام ہے اگر میں یدِ بیضا کا ذکر کروں
من کیم سالکؔ کہ ذکر حضرت موسیٰ کنم
میں کہاں ہوں سالکؔ کہ حضرت موسیٰ کا ذکر کروں

***

بناء کن فکان جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کن فکاں کی بناء جان محمد ہے

بناء کن فکان جان محمد
ظہور ماہِ تابان محمد

کن فکاں کی بنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن چاند کا ظاہر ہونا ہے

بیادِ حضرت بہلول جمع اند
ہجوم میگساران محمد

حضرت بہلولؒ کی یاد میں جمع ہیں
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مستوں کا ہجوم ہے

زیند اندر جہاں چوں آفتابی
غلامان غلامانِ محمد

سجتے ہیں دنیا میں سورج کی طرح
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے غلام

خوشا بزم طریقت بارک اللہ
بیاد سُنبلستان محمد

خوب ہے طریقت کی محفل اللہ برکت دے
محمد کے زلفوں کی یاد میں

معارف منزل انوار ایماں
مواعظ درسِ قرآن محمد

ایمان کی روشنیوں کی منزل کی معرفتیں
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درسِ قرآن کے مواعظ

بہ گُلزار خلیل اللہ آمد
بہار سرد بستان محمد

خلیل اللہ کے گلشن کو آئی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغ کی ٹھنڈی بہار

شکستہ شد سفائن باغیانہ
بہ بحر عشق عرفان محمد

نافرمانوں کی کشتیاں ٹوٹی ہوئی ہوگئیں
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان کے عشق کے سمندر میں

بیا سالکؔ بنشیں اندر اینجا
بنوشیم از خمستان محمد

آ اے سالک اور اس جگہ میں بیٹھ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میکدے سے آ کچھ پی

کعبۂ دِل آستانئ دیگر است

دل کے کعبہ کا دروازہ کچھ اور ہے

لذّتِ غم ہر زمانے دیگر است
میخلد نوک سنانے دیگر است
غم کا مزہ ہر وقت کچھ اور ہے

آہ از لب داستانے دیگر است
زاند رونی دل فغانی دیگر است
ہونٹ سے آہ کچھ اور داستان ہے
(باطنی) اندرونی دل کی فریاد کچھ اور ہے

در تنِ ما حکمرانے دیگر است
گلۂ مارا شبانی دیگر است
ہمارے جسم میں بادشاہی کچھ اور ہے
ہماری شکایت کو راتیں کچھ اور ہے

کئی توانی دریں منزل رسی
زندگی ایک اِمتحانی دیگر است
کہاں ہوسکتا ہے کہ تو اس منزل میں پہنچے
زندگی ایک امتحان کچھ اور ہے

از نظر پوشیدہ مرا حق اند
آں گلیمی کاروانی دیگر است
نظر سے چھپا ہوا مجھکو حق ہے
وہ چادر کا قافلہ کچھ اور ہے

من اگر خاموش گشتم پیش تو
بے زبانی خود زبانی دیگر است
اگر میں تیرے سامنے خاموش ہوجاؤں
خاموشی بھی خود ایک زباں کچھ اور ہے

دستکش از مَاسِوَی اللہ بودہ اند
مرشد پاکاں کہ شانی دیگر است
ہم سے اللہ کی طرف ہاتھ کھینچنے والے تھے
نیکوں میں سے مرشد کہ ایک شان (عظمت) کچھ اور ہے

باختن کُل یافتن سّرے عظیم
تیر عرفاں از کمانی دیگر است
سب ہار جانا بڑا (عظمت والا) راز پانا ہے
معرفت کا تیر ایک کمان سے کچھ اور ہے

ایکہ بر اجدادِ خود غرّہ مشو — آدمیت خاندانی دیگر است
اے شخص اپنے باپ دادا پر مغرور مت ہو — آدمی (آدم کی اولاد) ہونا ایک خاندان کچھ اور ہے
قبلۂ حاجات شد بیت العتیق — کعبۂ دل آستانی دیگر است
ضرورتوں کیلئے رُخ کرنے کی جگہ آزاد گھر (کعبہ) ہوگیا — دل کا کعبہ ایک دربار کچھ اور ہے
بزم فقرِ حضرت بہلولؒ شاہ — آسمانی کہکشانی دیگر است
حضرت بہلولؒ شاہ کے فقر کی محفل — آسماں کے کہکشاں (ستارے) کچھ اور ہے

در لباس فقر اے سالکؔ امیر
فقر کا لباس ائے سالک مالدار
ایں کہ افضالِ جہانی دیگر است
یہ کہ دنیا کو فضیلت دینا کچھ اور ہے

***

قطعہ از بہلولؒ

دیکھا نہ خدا صوفی کہا یا تو کیا ہوا — چشموں کو خوب اپنی جمایا تو کیا ہوا
کیا عبد و رب میں فرق ہے اُس کی نہ کی تمیز — تسبیح و جھبّہ پہن دکھایا تو کیا ہوا

***

بفقرِ حیدر کرار مستم

حیدر کرار کی فقر سے میں مست (بے خود)

زبوئے آں گُل بے خار مستم
زسر و قد آں دلدار مستم

اس بے کانٹے کے پھوٹ کی بو سے میں بے خود
اس دلدار کی قد و قامت سے میں بے خود

زمستیٔ نگاہِ یار مستم
ززُلف طُرّہ طرّار مستم

محبوب کی نگاہ کی بے خودی سے میں بے خود
ہوشیار پگڑی والوں کی زلف سے میں بے خود

ترا زاہد مبارک باغِ رضواں
دریں خُم خانۂ خمّار مستم

تجھکو زاہد رضوان کا باغ مبارک
اس شراب خانہ میں مَیں شرابی بے خود

سگے دنیائے دواں را استخوائے
من آں شاہین برکہسار مستم

دنیا کے بھاگنے والے کُتّے کو ہڈی ہے
میں وہ شاہیں (پرندہ) پہاڑی پر بے خود

گِلیم فقر نصر و شم بہ شاہی
دریں بزم طرب آثار مستم

خوشا فقرے کہ شاہی پا ببوسد
بفقرِ حیدرؓ کرار مستم

کیا اچھا وہ فقر ہے کہ بادشاہی پیر چومے
میں حیدر کرار کے فقر سے بے خود

مرا منگر نگر بررحمت خویش
بغفرانِ نوائے غفار مستم

مجھ کو مت دیکھئے اپنی رحمت پر نظر کریں
بخشنے والے کی بخشش کی آواز پر میں بے خود

گریہی مستی کہ آں اشک مئے ناب
زچشم نرگس بیمار مستم

بے خودی کا رونا کہ وہ آنسو خالص شراب
بیمار کی نرگسی آنکھوں سے میں بے خود

برو سالکؒ مپرس از من کہ چوں ام
لے گیا سالک اور مجھ سے مت پوچھ کہ میں کیسا ہوں
بحُبّ احمد مختار مستم
احمدِ مختار کی محبت سے میں بے خود

مختصر کلام از حضرت بہلولؒ

کیا قلم میرا لکھے حال و مقام درویش
ہے زمانے کے سوا رنگ و کلام درویش

جانتے ہیں کہ صحو اور محو ہے کیا چیز
پی لیا جب سے صبح ہم نے جامِ درویش

سیر فی اللہ ، و الی اللہ ، ومن اللہ الحق
ہر طریقت میں سلوک ایک نظام درویش

منتقل ہوتے ہیں مرتے نہیں مردانِ خدا
دونوں عالم سے نہاں کب ہے دوامِ درویش

نہ ہو بہلولؒ طلب گار کرامت اصلاً
خود شناسی و خدا دانی ہے کامِ درویش

در مزارے بنظر می آید

مزار (قبر) میں دیکھنے میں آتا ہے

پردہ دارے بنظر می آید
آرے آرے بنظر می آید

پردہ رکھنے والا دیکھنے میں آتا ہے
ہاں ہاں دیکھنے میں آتا ہے

دِل بیارے بنظر می آید
نور نارے بنظر می آید

دل محبوب دیکھنے میں آتا ہے
روشنی آگ دیکھنے میں آتا ہے

ایکہ بینی کمال توحیدش
یکہزارے بنظر می آید

اے وہ شخص تو نے اسکی مکمل توحید دیکھی
ایک ہزار دیکھنے میں آتا ہے

ظرف می یا بداے جنون کرم
گل بخارے بنظر می آید

حوصلہ چاہئے اے کرم کے دیوانے
پھول کانٹوں میں دیکھنے میں آتا ہے

آں حسینؑ ست بمیدان رضا
شہسوارے بنظر می آید

وہ حسینؓ ہے مقامِ رضا کے میدان میں
شہسوار دیکھنے میں آتے ہیں

آہِ سوزان عاشقان درت
یک شرارے بنظر می آید

تیرے در کے عاشقوں کے جلن کی آہ
ایک چنگاری دیکھنے میں آتا ہے

اے کلیمی عصا فراموشی
پیشکارے بنظر می آید

اے کلیم لاٹھی بھلادی تم نے
آگے کام دیکھنے میں آتا ہے

برقوش یک تجلیٔ انور
کوہسارے بنظر می آید

شاہیں پر ایک روشن جھلک
پہاڑ دیکھنے میں آتا ہے

الغیاث اے جنون مصطفوی
اِنتشارے بنظر می آید

اے مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت مدد کر
بکھر جانا دیکھنے میں آتا ہے

اولیاء نائبان پیغمبر
رہگذارے بنظر می آید

اولیاء پیغمبر کے نائبان (قائم مقام)
راستہ گزرتا دیکھنے میں آتا ہے

کیست آں خستہ دل بہ یاد کسے
اشکبارے بنظر می آید

اے کسی کی یاد میں بیمار دل تو کیسا ہے
آنسو بہاتا ہوا دیکھنے میں آتا ہے

گر یہ ابرو بلبل نالاں
در بہارے بنظر می آید

بادل کا رونا اور روتی ہوئی بلبل
بہار میں دیکھنے میں آتا ہے

کفش برداریٔ غلامانش
اِفتخارے بنظر می آید

اُن کے غلاموں کے کفش بردار
فخر کرنا دیکھنے میں آتا ہے

رُخ پُرنور گیسوئے شب رنگ
سحر کارے بنظر می آید

پرنور روشن چہرہ رات کے رنگ والے بال
اُجالا کرنے والے دیکھنے میں آتا ہے

المدد ائے ضیاء شمس و قمر
شب تارے بنظر می آید

مدد کر اے سورج و چاند کی روشنی
تاریک اندھیری رات دیکھنے میں آتا ہے

وجد پیمانہ ہمیں گویا نست
بادہ خوارے بنظر می آید

جام کا جھلکنا یہی کہنے والا ہے
شراب پینے والا دیکھنے میں آتا ہے

جلوہ غیر حق چو دور شور
دوست دارے بنظر می آید

غیرحق کا جلوہ (ظاہر ہونا) الگ شور کی طرح
دوست رکھنے والا دیکھنے میں آتا ہے

اے ملیح زباں شہہ خوباں
دل فگارے بنظر می آید

اے اچھوں کے بادشاہ نمکین زبان والے
دل کا زخمی ہونا دیکھنے میں آتا ہے

محو خوابند عاشقانِ اللہ
در مزارے بنظر می آید

نیند میں محو معبود کے عاشقاں
مزار (قبر) میں دیکھنے میں آتا ہے

در عدم ھرچہ پذیرفت وجود بہرکارے بنظر می آید
عدم میں وجود نے جو بھی قبول کیا ہر ایک کام میں دیکھنے میں آتا ہے
فیضِ شاہ امان کہ سالِک رہ
شاہ امان کا فیض ہے کہ راستہ کا سالک
حَرفِ جارے بنظر می آید
کوئی حرف جار (ساتھ لگا ہوا) دیکھنے میں آتا ہے

مختصر کلام از حضرت بہلولؒ

اک نظر ہے ہزار آنکھوں میں
باغ ہے گل ہزار آنکھوں میں

از دلیل فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ
ہر طرف ہے وہ یار آنکھوں میں

جب سے قَالُوۡا بَلٰی کہا ہم نے
ہے بلا کی خمار آنکھوں میں

کیا تمنائے وصل ہو بہلولؔ
جب ہو لیل و نہار آنکھوں میں

حسنِ تو لا یزال میگویند

تیرا حسن نہیں ڈھلنے والا ہے کہتے ہیں

ھٰذا یوم الوصال میگویند — عُرس حضرت جلال میگویند
یہ ملاقات کا دن ہے کہتے ہیں — حضرت جلال کا عرس ہے کہتے ہیں

مظہر ذوالجلال میگویند — حُسنِ تو لایزال میگویند
ذوالجلال بزرگی والے کی تجلی کی جگہ ہے کہتے ہیں — تیرا حسن نہیں ڈھلتا ہے کہتے ہیں

موجب ابتدال میگویند — عرق انفعال میگویند
بدلنے کا سبب ہے کہتے ہیں — شرمندگی کا پسینہ ہے کہتے ہیں

ہمہ مردان قال میگویند — اَنْصِتُوْا اہل حال میگویند
تمام مردان قال (کہنے والے عوام) کہتے ہیں — خاموش رہو حال والے کہتے ہیں

لایموتون اولیاء اللہ — موت را انتقال میگویند
اللہ کے اولیاء نہیں مرتے — موت کو انتقال (جگہ بدلنا) کہتے ہیں

کُلّ یوم ھو فی شان بخواں — کرم ذوالجلال میگویند
ہر دن وہ نئی شان میں ہے پڑھو — جلال والے اللہ کا کرم ہے کہتے ہیں

اینچہ قحط الرجال می گویند — جہلِ خود راکمال میگویند
یہ کیا مرد حضرات کا قحط ہے کہتے ہیں — اپنی نادانی کو کمال کہتے ہیں

ماراست انکہ مال می گویند — زیرِ پایت بمال میگویند
ہم کو ہے وہ کہ مال (جس کو) کہتے ہیں — تیرے پیروں کے نیچے روندنا کہتے ہیں

ضرب لا ھو بیاد الاَّ ھو
لاھو کی ضرب اِلاّ ھو کی یاد سے
این ہمہ قیل و قال میگویند
یہ سب قیل و قال کہتے ہیں

صوتِ سرمد کہ از کجا آید
سرمد کی آواز کہ کہاں سے آئی
بر وجود تو دال میگویند
تیرے وجود پر دلالت کرنے والا ہے کہتے ہیں

ریش زخمِ جگر تبسّم کرد
کلیجے کے زخم کے گھاؤ مسکرائے
چشمِ خود را منال میگویند
اپنی آنکھوں کو عطا کہتے ہیں

آنکہ مثل سحاب میگزرد
وہ جو ابر کی طرح گزرتا ہے
کاروانِ خیال میگویند
خیال کا قافلہ کہتے ہیں

این چہ دیوانگیٔ عشق نصیب
یہ کیا عشق کی دیوانگی کا حصہ ہے
نقصِ مارا کمال میگویند
ہماری کمی کو کمال کہتے ہیں

اِیں چہ شوریست بربط ہستی
یہ کیا شور ہے وجود کو باندھنے سے
ماضیم را بہ حال میگویند
میرے ماضی کو حال کہتے ہیں

در دبستانِ عشق جامی را
عشق کی درسگاہ میں جامیؒ کو
قمری خوش مقال میگویند
اچھا کہنے والے چاند کہتے ہیں

وقتِ شادیست طالبانِ نظر
خوشی کا وقت ہے دیکھنے کے طلب گاروں کو
ساعتِ ارتحال میگویند
کوچ کرنے کی گھڑی کہتے ہیں

حسن دنیا کہ معرضی خطر است
دنیا کا جمال خطرے کے پیش ہونے کی جگہ ہے
این عجوزہ کہ زال میگویند
یہ بڑھیا کہ سفید بال کہتے ہیں

نام تو چیست ، کیستیٔ گفتم
تیرا نام کیا ہے؟ تو کیسا ہے میں نے کہا
سالِکؔ خستہ حال میگویند
سالک بیمارِ حال کہتے ہیں

کچھ اشعار

رقصم بہ گل زار بنوکِ سر خارے
اے وائے بہارے اگر اینست بہارے

میں گلشن میں کانٹے کے نوک پر رقص کیا
اے افسوس بہار اگر یہ ہے بہار

عاشقِ بسیہ زلف کسی بوسد پیچد
معصوم گرفتست بدستش سرمارے

عاشق کالے بال سے کسے چومے لپٹا
بے گناہ پکڑا ہے اسکے ہاتھ سانپ کا سر

اے راہی نادان بعواقب نگہی کن
باقی نہ مزا رے نہ کسی زیر مزارے

اے نادان چلنے والے انجاموں کو دیکھ
کوئی زیارت گاہ باقی نہیں اور نہ کوئی (شخص) مزار کے نیچے

اے پیکِ محبت خبرِ سالکؔ خستہ
بارے بحضور شہ خوباں بگذارے

اے محبت کے ارادت مند زخمی سالکؔ کی خبر
کسی بار نیکوں کے حضور میں پیش کرے

*

کسی کہ لجّہ بحر غم آشنا نبود
نبرد پیر مغاں لائقِ عطا نبود

جو کوئی کہ غم کے سمندر کے بھنور سے واقف نہ تھا
نہیں لے گیا آتش پرست بوڑھا کہ وہ عطا کے قابل نہ تھا

تو درگذر زغمِ نان و غمِ عشق بخور
اسیر بندِ شکم بندۂ خدا نبود

تو آگے بڑھ روٹی کے غم سے اور عشق کا غم کھا
پیٹ کی زنجیر کا قیدی خدا کا بندہ نہ تھا

اساسِ قعر مذلّت تمامتر باشد
امیریٔ کہ درد فقر مرتضیٰ نبود

ذلت کے گڑھے کی بنیاد مکمل ہوگئی
مالداری کہ محتاجگی کے درد سے راضی کیا ہوا نہ تھا

بکنہ معنیٔ عرفاں نمی رَسَدُ سالکؔ
بمعرضی کہ زباں ذاکر انا نبود

معرفت کے معنی کی حقیقت تک سالکؔ نہیں پہونچا
عرض کرنے کی جگہ میں ذاکر کی زباں پر 'انا' نہ تھا

* * *

محی الدین سلطان الرجال

مرد حضرات کے بادشاہ محی الدین

تعال النظر الی جبل المَعال | واعلامِی علیٰ راس الجبَال
نظر اُٹھاؤ بلند پہاڑ کی طرف | اور میرے جھنڈے پہاڑوں کی بلندی پر ہے

عطا اللہ درَجات الکمَال | فانك لا شبیه ولامثال
اللہ نے کمال کے درجات عطا کئے | یقیناً نہ آپ کا کوئی شبیہ اور نہ کوئی مثال

لكَ عز كثيرٌ فِي الخَلائق | صَيام اليوم يا سهر الليال
مخلوقات میں آپ کی بہت عزت ہے | دن میں روزے رکھنا ائے راتوں کو جاگنے والے

لسان الفوتُ سَیف اللہ قاطع | مدد یا سیّدی خَیرُ الْمِثَال
ہلاکت کی زبان اللہ کی کاٹنے والی تلوار ہے | اے میرے سرکار بہترین مثال مدد کیجئے

شَیئا لِلّٰہِ یا غَوث الکرِیمِ | مُحی الدّینَ سُلطان الرجال
ائے غوث (مددگار) سخی اللہ کیلئے کچھ مدد کیجئے | محی الدین مرد حضرات کے بادشاہ

اِلی اللہ الْوسَیلة فِیْ القیَامه | ومُرشدَنا محمد کل آل
اللہ کی طرف قیامت میں ذریعہ نجات | اور ہمارے مرشد محمد اور تمام آلِ پاک

فصلِّ ایّہا السَّالِك الحین
پس درود پڑھ ائے سالک اب

لكَ حَمدٌ و شکر کل حال
تیرے لئے حمد ہے اور شکر ہے ہر حال میں

عربی منقبت در شان حضرت امان اللہ حسینیؒ

يَا امانَ الله حُسينى ذاالجمال	فِي نظام آباد جِئتَ بالكَمالِ
ائے امان اللہ حسینی جمال والے	نظام آباد میں آپ کمال لیکر آئے
اَنت مشهورٌ و معروف الخصال	كُنت ذاكر فى النهار والليال
آپ مشہور اور اچھی عادتوں سے معروف ہیں	آپ دن اور راتوں میں ذکر کرنے والے تھے
هٰذا يومُ سيّدىْ يوم الوِصَال	صَارَ هٰذا اليوم عرساً اللرجال
میرے آقا یہ دن وصال کا دن ہے	یہ دن آدمیوں کیلئے عرس ہوگیا
مَالكم ما يالكم يا لِلعجب	اوليائى فِى القيام قال تعال
تم کو کیا ہوگیا تمہاری حالت کیا ہے ائے تعجب	میرے اولیاء کھڑے ہیں فرمایا آؤ اللہ نے
سبع عَشرَهْ من جمادى اوّل	كُنتَ ذاكر حين جآءِ اِرتحال
سترہ جمادی الاولیٰ	آپ ذکر کرنے والے تھے جس وقت (وفات) ہوئی
نلت بالحق يا امان الله شاه	فى امان الله عِزّاً باالكمال
اے امان اللہ شاہ آپ حق اللہ سے پائے	اللہ کے امان میں عزت کمال کے ساتھ

من فيوضك قضتُ خطاً وافراً

آپ کے فیوض سے میں ایک بڑا حصہ لیا

يا امان الله حسينى ذالخصال

اے امان اللہ حسینی اچھائی والے

نام کالنّومِ العروس حبّذا
کیا خوب دلہن کی طرح نیند کئے

ھٰذ وصل اللہ لنا نعم المثال
یہ اللہ سے ملاقات ہے ہمارے لئے کیا ہی اچھی مثال

سیرُك سیر الی اللہ دائمًا
آپ کا چلنا ہمیشہ اللہ کی طرف چلنا ہے

سیرنا سیر الیك باالکمال
ہمارا چلنا کمال کے ساتھ آپ کی طرف چلنا ہے

انتَ مِنَ اولاد عبدالقادر
آپ (حضرت) عبدالقادرؒ کی اولاد سے ہیں

نلت مِنَ علمِ النُّبوۃ ذالکمال
نبوت کے علم سے آپ کمال والے کو پائے

انت تخدم سالکین طریقھم
آپ راہ طریقت کے سالکوں کی ضرورت پوری کرتے ہے

ایُّھَا السالك دَعِ الامر المحَال
اے سالک محال (نہ ہونے والی) بات چھوڑ دے

***

سلام

السّلام اے سید کل فخرِ آدم السّلام
آستانِ پاک پہ حاضر ہے عالم السّلام

بادشاہِ حُسن ہو نُورِ مجسم السّلام
آپؐ ہیں میرے شفیع اے رافع غم السّلام

جب کوئی اِسمِ گرامیؐ لے لیا آداب سے
مغفرت کیا دوڑتی پھرتی ہے پیہم السّلام

المدد ائے کشتئ اُمت کے پُشتیباں ہو تم
زلف عالم ہوگئی کیوں آج برہم السّلام

اِس فقیر ہند کی تقدیر ہے شاہِ عرب
آستاں بوسی شہنشاہی سے کیا کم السّلام

ایک محبوب خدا مطلُوب رب العالمین
برمنِ عاصی بگاہی زیر خاکم السّلام

یک فقیر سالکؔ بے خانماں صد خانماں
میرے حصہ میں ہے قرآنِ معظّم السّلام

ساغر بقاء

از: عارف باللہ عارف الحق سید بہلول شاہؒ

ہوا ہوں بعد مدت حق نما آہستہ آہستہ
فنا کے بعد پایا ہوں بقا آہستہ آہستہ

ابھی تو عمران کی کیا ہے اور عقل و فراست کیا
سمجھ میں آتے آتے آئیگا آہستہ آہستہ

کریم النفس ہیں وہ اور مجسم صورت احسن
ملے گا ایک دن ان کو صلہ آہستہ آہستہ

تذکر سے تفکر میں ہوا ہوں غرق فی المعنیٰ
بتایا راہ مجھ کو رہنما آہستہ آہستہ

نتیجہ ذکر قلبی کا ہوا حاصل کہ ھُو ھُو کی
ہے مرے قلب سے آتی صدا آہستہ آہستہ

تلوں کا یہ عالم تھا کبھی آتے کبھی جاتے
تصور میں مرے نقشہ جما آہستہ آہستہ

کرم سے لطف سے آ کر کسی غیبی مسیحا نے
لگایا زخم پر میرے دوا آہستہ آہستہ

میرے پیرِ طریقت کی نظر جب سے گری مجھ پر
دل مردہ مرا زندہ ہوا آہستہ آہستہ

خدا کا رات دن کرتا ہوں شکرانہ ادا دل سے
مقاصد اس نے پورے کر دیا آہستہ آہستہ

رہا ہوں ایک مدت آب و گل کی عام چکر میں
سمجھ میں آ چکا اب ماسوا آہستہ آہستہ

جنھیں توفیق ہوتی ہے جلی سے بڑھ کے وہ آگے
خفی میں کرتے ہیں ذکرِ خدا آہستہ آہستہ

عنایت سے دیا بہلولؔ کو ساقی مئے باقی
عقیدت سے پیالہ کو پیا آہستہ آہستہ

***

منقبت در شان حضرت محمود عالم حسینیؒ

از: حافظ وقاری مولوی حسّان احمد قادری

بیاں کیا ہو سکے عظمت میرے محمود عالمؒ کی
نبی سے خاص ہے نسبت میرے محمود عالمؒ کی

عطائیں رب کی ہوتی ہیں وسیلہ لینے سے فوراً
بہت ہے کام کی نسبت میرے محمود عالمؒ کی

زمانے پر کُھلے اسرار جوں ہی اُنکی عظمت کے
ہوئی شیدا سبھی خلقت میرے محمود عالمؒ کی

نبی کی راہ پر چلنے سے ساری زندگی اپنی
بہت تابندہ ہے سیرت میرے محمود عالمؒ کی

ہمیشہ غوث آعظم کی نگاہوں میں رہیگا وہ
جسے حاصل ہوئی نسبت میرے محمود عالمؒ کی

تصدق میں میرے مرشد شریف الحق کے اے مولیٰ
ملے حسانؔ کو نعمت میرے محمود عالمؒ کی

***